انتخاب : مولانا سید محمد یوسف شاہ ، مدرس دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور جہاد افغانستان

تعلیمات و ہدایات اور خطبات و ارشادات کے آئینہ میں

جہاد افغانستان ۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا پسندیدہ موضوع گفتگو تھا ۔ زندگی کے آخری سالوں میں تو دل بس جہاد ہی کے لئے دھڑکتا تھا باتیں جہاد کی ہوتیں تقریر میں جہاد کا ذکر ہوتا درس میں فضلاء مجاہدین کے لئے دعائیں ہوتیں کسی بھی مناسبت سے جہاد کا ذکر چھڑ جاتا تو خوب سنتے بھی تھے اور سناتے بھی تھے ۔ فضلاء جب میدان جہاد سے آتے تو پھر تو کچھ اور کیفیت ہوتی ۔ محاذ جنگ سے آنے والے یا جانے والے مجاہدین کیلئے سراپا اکرام بن جایا کرتے تھے ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی کو ان ہی ایام میں آپ کی خدمت میں مسلسل حاضر رہنے اور خدمت و استفادہ کا موقع ملتا رہا ۔ چنانچہ انہوں نے حضرت شیخ الحدیث کی مجالس اور ارشادات کو صحبتے با اہل حق کا نام سے مرتب کیا ۔ ذیل میں ہم اسی حوالے سے ملاقات و مذاکرات نقل کر رہے ہیں جس سے آپ کے مجاہدانہ سرگرمیوں اور جذبہ جہاد و قربانی جہاد افغانستان میں آپ کے موثر اور بھرپور کردار کی عکاسی ہوتی ہے

جہاد ایمان کا لازمہ ہے

ارشاد فرمایا اگر ایک انسان نہ تو جہاد کرتا ہے اور نہ ہی دل میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ مجاہدین کی فتح مندی اور کامیابی کی دعا کرتا ہے تو اندیشہ ہے کہ اس کا خاتمہ نفاق پر ہو جو لوگ کسی وجہ سے جہاد بالسیف سے محروم ہیں انہیں بھی جہاد کی نیت اور ارادہ ضرور کر لینا چاہئیے اور مجاہدین اور غازی اسلام کی کامیابی کے لئے خدا کے حضور مصروف دعا رہنا چاہئیے ۔ صحبت با اہل حق صفحہ نمبر64

جہاد افغانستان

افغان مجاہدین کا ایک بہت بڑا قافلہ حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ 80 سے زائد افراد کی اس جماعت کی قیادت مولانا صدیق اللہ صاحب کر رہے تھے ۔ جناب سید رسول معاون جناب اعلیٰ محمد شاہ کمانڈان جناب عبدالبصیر صاحب امیر بھی ان کے ہمراہ تھے ۔ قافلہ کے شرکاء چونکہ کل محاذ جنگ پر روانگی کا تہیہ کر چکے تھے ۔ اس لئے صبح سویرے جناب محمد جان صاحب کے واسطے سے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دعا لینے کی درخواست کی تھی چنانچہ عصر کی نماز حضرت شیخ الحدیث کے ہمراہ پڑھی ۔

قائد وفد نے جہاد کی کامیابی اور میدان کار زار میں پڑھے جانے والے مسنون و ظائف اور اذکار کی اجازت چاہی تو حضرت شیخ رحمتہ اللہ نے آج بھی سب کو وہی وظیفہ بتایا جو ہمیشہ کا معمول ہے اور الحق میں شائع ہوتا رہا ہے البتہ ایک مزید چیز کا اضافہ فرمایا وہی قارئین کے پیش خدمت ہے ۔

ارشاد فرمایا ۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری اپنے درس میں طلبہ سے فرمایا کرتے تھے کہ جنگ شروع ہونے اور جہاد کی ابتداء میں یہ دعا پڑھا کرو ۔

ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۹۳ ، ۹۴

جہاد افغانستان

ارشاد فرمایا آج جورائے ونڈ میں تبلیغی اجتماع کے لئے قافلے روانہ ہو رہے ہیں اور دارالعلوم میں ان کا پڑاؤ ہوتا ہے اس کو دارالعلوم کے لئے نیک فال اور سعادت کا باعث سمجھتا ہوں ۔

افغان مجاہدین کا وفد حاضر خدمت ہوا جس میں بیشتر علماء بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء تھے ان سے مصروف گفتگو تھے ۔ جہاد بالسیف کی فضیلت اور مسائل افغانستان گفتگو کا موضوع تھا کہ اچانک دو اور مہمان حاضر ہوئے ایک نے دوسرے کا تعارف کراتے ہوئے عرض کیا ۔

حضرت ! یہ میرا ساتھی ہے ان کا اسم گرامی حمد اللہ ہے ۔ یہ درس نظامی کا منتہی طالب علم ہے کافی دنوں سے جہاد میں مصروف ہے روسی دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہوا ہم سمجھے کہ شہید کر دیا ہو گا مگر خدا کا فضل ہے کہ ان کے ہاتھوں سے زندہ بچ نکلا تو ایران چلا گیا ۔ پھر وہاں سے اب پاکستان پہنچا ان کی داڑھی جو چھوٹی نظر آتی ہے یہ انہوں نے خود نہیں منڈائی بلکہ روسی دشمن کے سپاہیوں نے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے داڑھی اسلام کا شعار ہے وہ انہوں نے مونڈ ڈالی ۔

صحبتے با اہل صفحہ نمبر ۹۷ ، ۹۸

جہاد افغانستان اور ضرورت اتحاد

افغان مجاہدین و مہاجرین کا ایک وفد حاضر خدمت ہوا مولانا موسیٰ جان صاحب مولانا معراج الدین صاحب اور مولانا فضل احمد صاحب وفد کی قیادت کر رہے تھے ۔ بعض اہم امور پر مشورہ بھی لیا ۔ حضرت شیخ الحدیث نے اتفاق اور اتحاد کی طرف انہیں خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ جنگ احد میں معمولی اختلاف کی وجہ سے فتح شکست کی صورت میں تبدیل ہو گئی ۔

خدارا مجاہدین کے تمام ذمہ دار قائدین تک میرا پیغام پہنچا دیں کہ آپس کے اختلافات کو بھلا دیں اور دشمن کے مقابلہ میں ایک بنیان مرصوص بن جائیں ہم نے پہلے بھی اتحاد کی سعی کی ہے اور اب بھی جاری ہے میں نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو ملاقات میں یہ واضح کر دیا تھا کہ دشمن نے مجاہدین میں تفرقہ ڈال کر غلبہ حاصل کر لیا ہے ہمارے پاس صحیح مقابلہ اور غلبہ کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ آپس کے اختلاف بھلا کر دین و ملت کے لئے سب بنیان مرصوص بن جائیں میں نے صدر سے کہا کہ اگر آپ اس سلسلہ میں کچھ کرنا چاہیں تو بنیادی کردار ادا کرسکتے ہیں ۔

چھپے با الحق صفحہ نمبر ۴۴ ؛

تدریس یا جہاد

چند نوجوان جن میں علماء اور دارالعلوم کے فضلاء بھی تھے اور جو جہاد افغانستان سے تازہ تازہ آئے تھے حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

عرض کیا کہ ہم نے خدا کے فضل سے دارالعلوم حقانیہ میں رہ کر تعلیم حاصل کی ہے پھر خدا نے وہیں افغانستان میں تدریس کے مواقع فراہم فرمائے مگر بدقسمتی سے روسی انقلاب سے ہمارے دینی مدارس بھی برباد کر دیئے گئے کتابیں جلا دی گئیں یا دریا برد کر دی گئیں پھر آپ کی تربیت ترغیب اور دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے جہاد کا موقع بھی عنایت فرمایا ۔ جن علاقوں میں مجاہدین کا قبضہ ہے بعض دوستوں اور وہاں کے اکابر علماء کا یہ مشورہ ہے کہ وہاں عوام کی اصلاح و تربیت اور ان کے بچوں کے لئے دینی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے ۔ اب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمیں اب مسلسل جہاد جاری رکھنا چاہیئے ۔ یا پھر سے درس و تدریس کا شغل شروع کر دیں ۔

حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا :۔

اس مسئلہ میں امام احمد بن حنبل اور امام اعظم ابو حنیفہ نے تفصیل سے مدلل بحث کی ہے کہ آیا اشتغال بالجہاد افضل ہے یا اشتغال بالعلم ۔ ایک نے پہلے کو اور دوسرے نے دوسرے کو افضل اور راجح قرار دیا ہے مگر آپ سعادت مند ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو دونوں نعمتوں سے نوازا ۔

تدریس اور جہاد کی دونوں فضیلتیں عطا فرمائیں ۔ آپ تو مجاہد بھی ہیں اور معلم بھی ۔ تو آپ وہاں کے اکابر علماء سے مشورہ کر کے حالات کے مطابق قدم اٹھائیں اولیت جہاد کو دیں او اگر موقعہ ملے تو پھر تدریس بھی کرتے رہیں ۔ ابھی حضرت رحمہ اللہ کی گفتگو جاری تھی کہ ایک مجاہد نے عرض کیا ۔

حضرت ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک بڑا کمرہ ہے جس میں مختلف قسم کے اعلیٰ قالین بچھے ہوئے ہیں ۔ آپ ایک اونچی اور ممتاز جگہ پر تشریف فرما ہیں ۔ دائیں بائیں آپ کے دیگر علماء اور مشائخ تشریف فرما ہیں ۔ دوسری طرف ایک بہت بڑا دسترخوان بچھا ہوا ہے ۔ علماء اور طلبہ اور مہمان آپ کی دعوت پر آتے اور کھانا کھاتے ہیں ۔ میں آگے بڑھا اور آپ سے مصافحہ کیا تو ......

مجاہد مہمان کا ابھی خواب بیان کرنا جاری تھا کہ حضرت رحمہ اللہ نے ان کی بات کاٹتے ہوئے فرمایا ۔ یہ آپ کا حسن ظن اور حسن عقیدت ہے جس کو خواب میں آپ کو دکھایا گیا ہے ۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور سب حاضرین سے کہا کہ دعا کریں کہ باری تعالیٰ ان مثالی مبشرات کا ہمیں اہل اور مصداق بنا دے اور فی الواقعہ بھی ہمیں علوم دینیہ کا دسترخوان بچھانے اور اس پر حاضر ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے ۔ عام طور پر حضرت مدظلہ اپنی طبعی افتاد اور کمال شفقت کی بناء پر جو بھی بات کرتا ہے پوری سنتے ہیں او کسی کی بات نہیں کاٹتے مگر یہاں خواب کا بیان جاری تھا کہ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ۔

چھپے با الحق صفحہ نمبر ۱۲۵ تا ۱۲۷

افغان مجاہدین اور اہل اسلام

اللہ پاک ہمارے مجاہدین افغانستان کو بھی کامیابی سے نوازے اور ان کو اپنے عظیم مقاصد میں عظیم کامرانی عطا فرمائے ۔ الحمد للہ کہ آج روسی دشمن سے میدان کارزار میں علماء بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء برسر پیکار ہیں نہتے ہاتھوں مسلح افواج اور زبردست طاقتور دشمن سے مقابلہ ہے ۔ ساڑھے تین برس ہونے کو ہیں کہ دشمن کے بمبار طیاروں ، ٹینکوں اور مسلح فوجوں سے ہمارے بے سرو سامان مجاہدین اور ہمارے دارالعلوم کے فضلاء اور طلباء مسلسل جنگ کر رہے ہیں جن میں سینکڑوں شہید ہو چکے ہیں ہم سب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تضرع و عاجزی اور اپنے گناہوں و جرائم کے اعتراف کے ساتھ توبہ و ندامت کا اظہار کرتے ہیں ۔ اور دست بدعا ہیں کہ یا اللہ تو اپنے ان دین کے سپاہیوں اور مجاہدوں کی اپنی غیبی قوتوں سے امداد فرما ۔ مجاہدین کے ساتھ ہر قسم کا تعاون ہمارا فرض ہے اگر اور کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم دعا تو کر لیا کریں ۔ اگر آج افغان مجاہدین نہ ہوتے اور انہوں نے افغانستان میں روسی اژدھا مقابلہ نہ کیا ہوتا تو آج روس خدا جانے اپنے ناپاک عزائم میں کس قدر کامیاب ہوا ہوتا ۔ آپ کو یہ دارالعلوم حقانیہ اور ملک میں دینی مدارس کا جو جال بچھا ہوا نظر آ رہا ہے اگر افغان مجاہدین کی باڑ نہ ہوتی تو یہ مدارس اور مساجد بھی سمرقند و بخارا کی طرح حیوانات کے اصطبل بن چکے ہوتے ۔

ہمارے دلوں میں بھی ایک ارمان ہے ایک تمنا ہے کاش اس بڑھاپے میں بھی میدان کارزار میں جانا نصیب ہوتا ۔ اور افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑنے کا موقع ملتا ۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ تمنا شاید تمنا ہی رہے لیکن خداوند قدوس نے ہم کمزوروں اور ضعیفوں کے لئے ایک دوسری صورت اور ایک آسان راستہ بنا دیا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کے مراتب و درجات اور ان کے برابر اجر و ثواب کے دینے کا وعدہ فرمایا ۔ مثلاً " مسجد میں داخل ہوتے وقت پاؤں اندر رکھیں اور اللھم افتح لی ابواب رحمتک پڑھیں اور نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر نکالیں اور اللھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک

جیسا کہ آں حضرت کا مسنون طریقہ یہی تھا تو اس عمل (جو بظاہر ایک معمولی اور حددرجہ آسان عمل ہے) سے اللہ پاک ہم کو سو شہیدوں کا ثواب دیتے ہیں
(ماہنامہ الحق صفحہ نمبر ۱۳۶ '۱۳۷)

جہاد افغانستان اور میدان جنگ کی ایک جھلک

اسی مجلس میں دارالعلوم کے ایک قدیم فاضل مولانا محبوب اللہ حقانی اور جہاد افغانستان کے ایک کمانڈر اپنے مجاہدین کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت! ولایت پکتیا کے علاقے متی سگر میں روسی کارمل فوجیوں نے سخت حملہ کر دیا ہے جو ہزاروں ٹینک اور فوجی سازوسامان سے مسلح ہے۔ افغان مجاہدین مزاحمت کر رہے ہیں۔ ۴۵ جگہ جنگ شروع ہے۔ مجاہدین گروپوں اور ٹکڑیوں کی صورت میں مختلف محاذات پر لڑ رہے ہیں۔
موصوف نے محاذ جنگ کی ایک کیسٹ ٹیپ ریکارڈ میں لگا دی اور عرض کیا کہ حضرت! یہ دشمن کے حملہ کی کیفیت ہے۔
بمباری کی دہشت ناک آوازیں ' جہازوں کی پروازیں اور مجاہدین کے ولولہ انگیز نعرہ ہائے تکبیر سے ایک عجیب کیفیت اہل مجلس پر طاری ہو گئی۔ خود حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ بے حد متاثر اور عجز و انکسار کے ساتھ ساتھ بارگاہ الوہیت میں ہمہ تن دعا ہو گئے۔ کیسٹ میں فائرنگ کی آوازیں آ رہی تھیں۔
مولانا حبیب اللہ حقانی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو بتا رہے تھے کہ:-
یہ آواز میزائلوں کی ہے جو افغان مجاہدین روسی دشمن کے مقابلہ میں چلا رہے ہیں۔
یہ جی! ابھی جنگ کی ابتداء ہے یہ طیاروں کی آوازیں ہیں۔
یہ آواز روسی فوجوں کے مقدمتہ الجیش کی ہے جوان کے لئے راہ صاف کر رہا ہے
یہ آوازیں مجاہدین کی ہیں جو ایک دوسرے کی ڈھارس بندھا رہے ہیں اور یہ آواز اس فاضل حقانیہ کمانڈر کی ہے جو گذشتہ دنوں ہمارے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اب مصروف جہاد ہے۔
حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا! مجاہدین افغانستان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہے ضلع دیر سے آئے ہوئے ایک فاضل دارالعلوم نے عرض کیا:-
حضرت! واقعہ ہے کہ باری تعالیٰ بدروحنین کی طرح افغان مجاہدین کی مدد فرما رہے ہیں۔ آپ کی دعاؤں کے صدقہ میں باری تعالیٰ نے مجھے تین بار جہاد میں شرکت کی توفیق ارزانی فرمائی ہے روسی دشمن اپنی ہیلی کاپڑوں کو پتھروں پر بٹھابٹھا کہ مجاہدین کے ٹھکانوں کو تلاش کرتے ہیں اور ہیلی کاپڑ پرندوں کی طرح پھرتے ہیں اور تہہ خانوں پر حملے کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مجاہدین کی مدد و حفاظت فرماتے ہیں۔
خود مجھ پر کئی مرتبہ فائرنگ ہوئی اور ایک مرتبہ تین گولیاں یکے بعد دیگرے لگیں میری ٹوپی اڑ گئی مگر خدا نے مجھے محفوظ رکھا۔
مولانا عبدالحلیم دیروی نے جب ایک حدیث الجہاد سنام الاسلام سنائی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ ہاں سنام قوت اور طاقت اور کسی چیز کی حقیقی شوکت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اہل افغانستان نے جب تک جہاد شروع نہیں کیا تھا ان کا تذکرہ اور شجاعت کا چرچا نہیں تھا۔ اب جب کہ نہتے ہاتھوں جہاد کے میدان میں خود آئے ہیں تو پورے عالم میں ان کی عظمت و شجاعت کی دھاک بیٹھ گئی ہے آج سپر طاقتیں اور روس جیسی ظالم حکومت بھی افغان مجاہدین کے نام سے کانپتی ہے یہ سب جہاد کی برکتیں ہیں۔
ماہنامہ الحق صفحہ نمبر ۱۷۵ '۱۷۶

پکتیا محاذ جہاد افغانستان کی رپورٹ

حسب معمول حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی مجلس بابرکت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج قدرے تاخیر سے پہنچا تھا۔ دارالعلوم کے بعض اساتذہ طلبہ اور اضیاف کے ہجوم میں حضرت گھرے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور مصافحہ سے فارغ ہوا تو اچانک وزیرستان سے جناب مولانا نجم الدین فاضل حقانیہ تشریف لائے۔ حضرت مدظلہ سے مصافحہ کیا۔ تعارف کے بعد پکتیا محاذ افغانستان کی عظیم مجاہد' فاتح و غازی دارالعلوم کے فاضل و سابق مدرس مولانا جلال الدین حقانی کا سلام اور خصوصی پیغام عرض کیا۔ اور محاذ جنگ کی تازہ ترین رپورٹ پیش کی۔ محاذ جنگ کا نام آیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اس مہمان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گئے۔ چہرہ اقدس پر تجسس اور تفکر کے آثار ہویدا تھے مہمان نے عرض کیا۔
حضرت مولانا جلال الدین حقانی نے سلام عرض کئے ہیں اور مجھے خصوصیت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی تاکید کی ہے اور کہا ہے کہ میں وہاں کی تازہ ترین صورت حال اور حالیہ کامرانی و غیبی نصرت خداوندی کی بشارت بھی آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔
خوست کے قریب منزہ کے مقام پر روسی دشمن فوجوں سے زبردست معرکہ ہوا۔ دشمن جدید اسلحہ سے لیس ہر طرح مسلح اور تیار اور بڑی تعداد کے ساتھ مجاہدین پر حملہ آور ہوا مگر خدا کے فضل و عنایت مہربانی اور آپ حضرت کی خصوصی توجہ و دعا کے صدقے اللہ کریم نے مجاہدین کو مولانا جلال الدین کی قیادت میں استقامت اور پامردی سے نوازا۔
مجاہدین بڑی بے جگری سے لڑے دشمن نے زمین پر جگہ جگہ بارودی سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔ ہمارے رفقا بڑے محتاط مگر بڑی بے جگری اور شجاعت سے لڑتے رہے۔ دارالعلوم کے دیگر فضلا بھی اس معرکہ میں مولانا جلال الدین کے ہمراہ تھے۔ مولانا دیندار حقانی' مولانا عبدالحکیم حقانی اور ان کے بعض رفقاء زخمی ہوئے اور انہیں پشاور ہسپتال پہنچا دیا گیا ہی مولانا عبدالحلیم کا بھتیجا جو دارالعلوم کا فاضل ہے وہ بھی اس میدان کارزار میں سرگرم رہا۔
اس لڑائی میں مجاہدین کے تین آدمی شہید اور چھ زخمی ہوئے مگر مجاہدین نے دشمن کے ۱۵ فوجی جن میں افسر بھی ہیں جہنم رسید کر دئے ان کے نوے افراد قیدی بنائے گئے جن میں ان کے فوجی افسر بھی شامل ہیں اس دفعہ مجاہدین نے ایسے مستحکم انداز سے مورچہ بندی کی تھی کہ دشمن کے ہوائی جہاز بھی وہاں سے نہیں گذر سکتے تھے۔ اس معرکہ میں دشمن کے دو جہاز بھی مار گرائے۔ مجاہدین کی فتح اور غلبہ و کامیابی کی خبر پر حضرت کو بے حد مسرت ہوئی اور بڑے حسرت و ارمان سے ارشاد فرمایا۔

ایسے حالات سن کر مجھے مولانا احمد گل حقانی شہید اور مولانا فتح اللہ حقانی شہید کی یاد دلاتی ہے ۔ انہوں نے ساری زندگی ایک بڑی قوت سے جہاد کیا اور خود کو جہاد و قربانی کے لئے وقف کر دیا تھا ۔ حضرت شیخ الحدیث کے دریافت کرنے پر افغان مجاہد نے عرض کیا ۔ روسی قیدیوں کو گرفتار کر کے اب ہم اپنے مراکز میں ان سے کام لے رہے ہیں مورچے بنواتے ہیں ۔ لکڑیاں کٹواتے ہیں زمین کی کھدائی کا کام لیتے ہیں ۔

شیخ الحدیث مدظلہ ' دیر تک اللہ کا شکر ادا کرتے رہے اور ارشاد فرمایا : ۔

روس کے نام سے دنیا خائف تھی لوگ اسے ناقابل شکست طاقت سمجھ رہے تھے مگر الحمد للہ کہ مجاہدین کے مسلسل سات سالہ جہاد سے اس کا بھرم جاتا رہا ۔ میں تکبرا" نہیں کہہ رہا ۔ اللہ غرور اور تکبر سے بچائے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ نے احسان فرمایا کہ نہتے مہاجرین و مجاہدین کو استقامت و توفیق دی ۔

بہر حال ہم یہ نہیں کہہ رہے ہمارے فضلاء کا کارنامہ نہیں ۔ افغان مجاہدین کا ذاتی کمال نہیں ۔ خالص اللہ کا فضل و عطا اور احسان ہے ۔

جب انسان یہ سمجھنے لگے کہ ہم کرتے ہیں ہم کر رہے ہیں ہم نے کیا ہے ہم کریں گے ہم بھی کچھ ہیں یا ان چیزوں کا خیال بھی دل میں آجائے تو بعض اوقات نسبتوں کے دعاوی اور زعم پر یہ نعمت چھین لی جاتی ہے ۔ اللہ غرور و تکبر سے محفوظ رکھے ۔

صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۲۰۱ ' ۲۰۲ ' ۲۰۳

جہاد افغانستان

اس مجلس میں محاذ جنگ سے آئے ہوئے مجاہدین کی طرف متوجہ ہوئے ان کی خیریت اور حال احوال دریافت فرمایا مختلف محاذوں پر روسی دشمن سے برسرپیکار علماء اور حقانی فضلاء مولانا فتح اللہ حقانی مولانا جلال الدین حقانی وغیرہ ہم کی خیریت وغیرہ دریافت فرمائی ۔ ارگون کے محاذ جنگ کی تفصیلات معلوم کیں جب مولانا عبدالمنان نے بتایا کہ آج کل وہاں سخت سردی پڑ رہی ہے ابھی چند روز قبل آٹھ مجاہدین برف میں دھنس کر شہید ہو گئے بعض کے پاؤں ٹھٹھر کر بیکار ہو گئے تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ بے حد رنجیدہ ہوئے چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور اس کیفیت کا دیر تک اثر رہا ۔ شہداء کے لئے دعائیں فرماتے رہے ۔ حاضرین سے اور طلبہ دارالعلوم سے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت ورفع درجات کی تاکید فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمام اہل اسلام کے لئے افغان مجاہدین کی ثابت قدمی ' جذبہ ' جہاد ' شوق شہادت اور بے مثال قربانی ' سرمایہ فخر و سعادت ہے بالخصوص ہمارے لئے اور دارالعلوم حقانیہ کے لئے آپ حضرات اور دارالعلوم کے جملہ فضلاء اور طلبہ کا میدان کارزار میں مجاہدانہ کردار دنیا و آخرت کا بہترین سرمایہ اور ذریعہ نجات ہے ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مجاہدین کی حد درجہ قدر افزائی کی الحاح و تضرع سے دعائیں کیں اور پھر اپنی دست مبارک سے خاصی رقم بھی مجاہدین میں تقسیم فرمائی ۔

ارگون کے محاذ جنگ کے ایک مجاہد عالم مولانا بادشاہ گل جو کئی سال تک دارالعلوم حقانیہ میں تحصیل علم کرتے رہے نے عرض کیا ۔ حضرت میں نے اپنے مجاہد ساتھیوں اور محاذ جنگ پر برسرپیکار رفقاء کی جماعت کا نام تحریک جنود اللہ رکھا ہے تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔

ماشاء اللہ خوب ہے نام کا اثر کام پر ہوتا ہے خدا برکت دے اور یہ نیک فال ہے فان جندنا لهم الغلبون اور بے شک ہماری فوجیں غالب آئیں گی ۔

صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۲۱۳ ' ۲۱۴

جہاد افغانستان ' تحریک نفاذ شریعت اور اہل علم کی ذمہ داریاں

علماء اور دارالعلوم کے فضلاء کی ایک جماعت سے گفتگو کے دوران حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ارشادات کے بعض حصے محفوظ کر لئے گئے تھے ۔ ارشاد فرمایا:

ہم روزانہ نماز میں اور بغیر نماز کے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں ۔ کہ اهدنا الصراط المستقيم یہ قرآن یہ اللہ کی کتاب صراط مستقیم کی تفصیل ہے ضالین اور مغضوب علیہم کی راہ سے احتراز اور نجات کی تعلیم اس سورت فاتحہ میں دی گئی ہے اور ہم نماز میں یہود و نصاریٰ کے طریقوں سے بچنے کی دعائیں کرتے ہیں ۔

یہ جتنی کوششیں شروع ہیں یہ آپ حضرات علماء کرام اور جمعیت علماء اسلام کے اکابر جو جلسے کر رہے ہیں اور آپ نے جو جگہ جگہ اور پشاور میں علماء کونشن کے لئے محنت کی ہے یہ سب اس لئے ہے کہ اس ملک کے اجتماعی نظام ' صراط مستقیم ہو صراط مستقیم ان لوگوں کی راہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل کئے ہیں منعم علیہم کی راہ صراط مستقیم ہے یہ انبیاء شہداء صدیقین اور صالحین کی راہ ہے ۔

آج ہمارا ملک نازک حالات سے دو چار ہے اور ہم دو فتنوں کی نرغے میں ہیں ایک طرف حکومت کا رویہ منافقانہ ہے ۔ شریعت بل سے تاخیری حربے کھیلے جا رہے ہیں بلکہ اب تو کھل کر مخالفت کی جا رہی ہے ۔ دوسری طرف سوشلزم کا عفریت پھر سے زندہ ہو کر آگیا ہے ۔ بے دین قوتیں زندہ ہو گئی ہیں سیکولرازم اور بے دینی کا سیلاب اُڈ آیا ہے لوگ ضلالت کے راستے پر دوڑے جا رہے ہیں جس طرح مداری ڈگڈگی بجاتا ہے سب اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں خدا افغان مجاہدین کو زندہ رکھے اور استقامت اور فتح عطا فرمائے اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو سرحد اور بلوچستان کبھی کے روس کے قبضے میں ہوتے آج افغان مجاہدین اگر افغانستان کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں تو دوسری طرف پاکستان کے دفاع کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں ۔ ۔

الحمد اللہ :۔ جس طرح پاکستان میں دینی مدارس اور مختلف تبلیغی اور تعلیمی محاذات پر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء مصروف کار ہیں اسی طرح گلگت سے لے کر کراچی تک اور خیبر تک جو ہزاروں مجاہدین پھیلے ہوئے ہیں اور ادہر محاذ جنگ پر برسرپیکار ہیں ۔ ان میں اکثریت دارالعلوم کے فضلاء کی ہے مولانا جلال الدین حقانی ' مولانا امیر جان حقانی ' مولانا فتح اللہ حقانی مولانا یونس خالص یہ سب دارالعلوم کے فضلاء ہیں اور یہاں کے تربیت یافتہ ہیں ۔

ابھی پچھلے دنوں مولانا جلال الدین حقانی پکتیا کے محاذ پر زخمی ہوئے اور ان کے ۸۳ رفقا شہید ہوئے تو مولانا جلال الدین کہہ رہے تھے کہ میں شہادت کی تمنا لے کر لڑ رہا ہوں ۔ میرے ساتھیوں کو شہادت کے سعادتیں حاصل ہو رہی ہیں ۔ اور میں بدنصیب ہوں کہ محروم ہو رہا ہوں ۔

خالد بن ولید اسلام کے بڑے جرنیل ہیں ۔ شاید ہی کوئی جنگ ایسی ہوئی جس میں آپ شریک نہ ہوئے ہوں جسم میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں تیر یا تلوار کا زخم نہ ہوا ہو ۔ تمنا تھی کہ میدان جنگ میں شہید ہوں مگر انہیں سیف من سیو اللہ کا خطاب مل چکا تھا ۔ اللہ کی تلوار کب ٹوٹنے کی تھی ۔

بہرحال تعطیلات میں بھی ہمارے طلبہ جہاد افغانستان میں شریک ہوتے ہیں اب بھی طلبہ کی کئی ایک جماعتیں شریک جہاد ہیں ۔

چھپے با الحق صفحہ نمبر ۲۱۵ تا ۲۱۷

افغان مجاہدین کے ساتھ خدا تعالیٰ کی غیبی نصرتیں

حسب معمول حاضر خدمت ہوا افغان مجاہدین کی کئی جماعتیں حاضر تھی ۔ دارالعلوم کے بعض اساتذہ اور طلبہ بھی موجود تھے ۔ اکوڑہ والے بھی آ جا رہے تھے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ درمیان میں گھرے ہوئے تھے مجھے بھی دور ایک کونہ میں بیٹھنے کی جگہ مل گئی ۔ کئی روز سے بیمار تھے ۔ اس لئے ضعف آگیا تھا ۔ آواز میں دھیما پن ہونے کی وجہ سے پوری بات کو سمجھ لینا مشکل ہو رہا تھا ۔ اس لئے کسی طریقہ سے راہ پیدا کر لی اور قریب پہنچ گیا ۔

آج بھی کل کی طرح حضرت مدظلہ کی پوری توجہ اوز انہماک مجاہدین سے رہا جن میں زیادہ تعداد دارالعلوم کے فضلاء کی تھی ۔ میدان جنگ ' جہاد کی نئی صورت حال افغان اور روسی فوجوں کا جدید حملہ اور مجاہدین کی جرات و جانبداری اور اس سے بھی بڑھ کر ایک ایک مجاہد کا نام لے کر حضرت مدظلہ ان کے حالات دریافت فرما رہے تھے ۔

ایک مجاہد نے عرض کیا کہ شنواری کے قریب پرسوں سے شدید جنگ شروع ہے روسی دشمن نے بہت بڑا حملہ کیا ہوا ہے مجاہدین دعا کی درخواست کر رہے ہیں

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا کہ جی ہاں کل پرسوں سے شنواری پر لڑائی کی خبریں آ رہی ہیں بے چین رہتا ہوں ہماری تو ہر وقت یہی دعا رہتی ہے کہ باری تعالیٰ کامیابی و کامرانی اور غیبی عسرت عطا فرمائے اور واقعہ ہے کہ باری تعالیٰ کی غیبی نصرتیں مجاہدین کے ساتھ شامل ہیں ۔

کل پسوں یہاں محاذ جنگ سے آئی ہوئی ایک جماعت جن کی قیادت دارالعلوم کے فاضل کر رہے تھے نے بتایا کہ اب تو افغان فوجی اور روسی علی روس الاشہاد یہ کہتے اور اعتراف کرتے ہیں کہ بارہا ہم مجاہدین کی مٹھی بھر تعداد پ بڑے بڑے لشکروں سے بھی فتح نہ پا سکے کہ خفیہ رپورٹ کے مطابق چند ایک مجاہدین بڑے لشکروں اور مسلح برگیڈروں میں بدل جاتے ہیں یہ خدا کا فضل ہے اور جیسے کہ محاذ جنگ سے آئے ہوئے ساتھی بتاتے ہیں کہ آج افغان روسی فوجوں کے سینکڑں بم بے اثر ہو کے رہ جاتے ہیں ۔

مولانا محمد اختر حقانی جو دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فضلاء سے ہیں مولانا عبدالروف حقانی جو ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم سے دورہ کر چکے ہیں اور دونوں اس وقت جہاد کے میدان کارزار میں مصروف عمل ہیں ۔ انہوں نے بھی اپنی خیریت اور کامیابی کی اطلاعیں بھیجی ہیں پھر حاضرین سے فرمایا کہ سب مل کر ان کی فتح مندی اور کامیابی کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ روسی انیاب الاغوال سے اہل اسلام کو نجات دے ۔

چھپے با الحق صفحہ نمبر ۲۲۲ ' ۲۲۳

کیا عجب کہ باری تعالیٰ مجاہدین کے ساتھ میدان جہاد میں کھڑا کر دے

حسب معمول حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی مجلس عصر میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ افغان مجاہدین کی بھی ایک جماعت حاضر خدمت تھی ۔ مجاہدین کی اس جماعت میں دارالعلوم کے قدیم طلبہ اور بعض فضلاء بھی آئے ہوئے تھے ۔ مولانا سعید اللہ صاحب حقانی جو دارالعلوم کے فاضل اور اب کئی سالوں سے جہاد افغانستان کے میدان کارزار میں مولانا جلال الدین حقانی کی ساتھ شانہ بشانہ بطور کمانداں

مصروف عمل ہیں انہوں نے حضرت مدظلہ سے عرض کیا ۔ حضرت ! میری حاضری کا مقصد زیارت و ملاقات ' حصول دعا اور طلب اجازت ہے کہ اب تک میں مجاہدین کے ساتھ دینی مدارس میں تدریس کے ساتھ پکتیا اور خوست کے مختلف محاذوں پر لڑائیوں میں بھی شریک ہوتا رہا ہوں ۔ اب میرے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میں ابو ظبی جا کر وہاں مجاہدین کے دفاتر کا کام سنبھالوں ۔ اس سفر کی اجازت مرحمت فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنی توجہات اور استقامت کے لئے خصوصی دعاؤں میں بھی حصہ وافر عطا فرمائیں ۔ پھر موصوف نے فردا" فردا" اپنی جماعت کے رفقاء کا تعارف کرایا ۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ نے ان کی گفتگو بڑی توجہ سے سنی بڑی توجہ و ابتہال اور تضرع و الحاح کے ساتھ ان کے لئے دعا کرتے رہے پھر اپنے ہاتھ سے مجاہدین میں نقدی بھی تقسیم فرمائی ۔ او ارشاد فرمایا کاش ! باری تعالیٰ اس کا موقع مرحمت فرماتے کہ اپنے مجاہدین بھائیوں بالخصوص فضلائے حقانیہ کے ساتھ میدان کارزار میں شانہ بشانہ کام کرتا کیا عجب تقدیر خداوندی ہم گناہ گاروں کی ستر پوشی کر دے اور غیب سے ایسی کوئی صورت بنا دے کہ خدا تعالیٰ مجاہدین بھائیوں کے ساتھ میدان جہاد کی صف میں کھڑا کر دے ۔

چھپے با الحق صفحہ نمبر ۲۶۰ ا ۲۶۱

افغان راہنما مولانا محمد یونس خالص کی امریکی صدر ریگن سے ملاقات

جہاد افغانستان کی مناسبت سے احقر نے عرض کیا ۔ حضرت دارالعلوم حقانیہ اور آپ حضرات کی خصوصی تربیت کے بڑے اثرات اور انقلابی نتائج ظاہر ہو رہے ہیں یہ پرسوں جو اقوام متحدہ میں افغان مجاہد رہنما محمد یونس خالص نے امریکہ کے صدر ریگن سے ملاقات کی اور انہیں سات جماعتوں کی قیادت اور لیڈر شپ بھی حاصل ہے یہ سب دارالعلوم کے برکات ہیں ۔

ارشاد فرمایا جی ہاں ! ہماری کیا حیثیت ہے اور ہمارے کیا برکات ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا ہوا ہے یہ مولانا محمد یونس خالص صاحب کا اپنا اخلاص و للہیت اور دیانت و جذبہ جہاد ہے جس نے ان کو اس مقام تک پہنچایا ہے انہوں نے پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے انہوں نے بتایا تھا کہ میں صدر ریگن کو اسلام کی دعوت بھی دوں گا ان کی ملاقات او مذاکرات بڑے جرات مندانہ اور اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ ساتھ اللہ کے جاہ و جلال پر ان کی نظر تھی اس لئے اللہ نے انہیں کامیابی بخشی ۔ اس سے مجاہدین کے حوصلے بلند ہوئے ہیں مولانا محمد یونس خالص تو دارالعلوم کے قدیم فاضل ہیں ابھی دارالعلوم مسجد میں تھا انہوں نے دو دفعہ دورہ حدیث پڑھا ہے منطق اور فلسفہ کی بھی تمام کتابیں پڑھیں وہ زمانہ طالب علمی میں یہاں کی تعلیمی پالیسی جماعتی

کام اور دارالعلوم کے نظام کو دیکھ کر کبھی کبھی کہا کرتے کہ جب خدا مجھے حصول علم میں کامیابی عطا فرمائے گا تو میں بھی ایک جماعت اور اس طرح خدمت دین کا ایک منظم پروگرام بناؤں گا۔
کیا خبر تھی کہ اکوڑہ کے اس گمنام محلے میں لوگوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے یہ فقیر اور درویش اپنے لباس میں شیر ہیں مستقبل کے عظیم مجاہد اور انقلابی رہنما ہیں۔
باری تعالیٰ فتح مندیوں اور کامیابیوں سے سرفراز فرمائے انہیں نے تو ہماری روح کو تازہ کر دیا ہے اب شدت سے ان کی واپسی اور ملاقات کا انتظار ہے باری تعالیٰ اسے تمام فضلاء حقانیہ مجاہدین اور افغان رہنماؤں کو عافیت سے رکھے اور کامیابیاں عطا فرمائے۔
صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۲۶۱، ۲۶۲

افغان مجاہدین سے نسبت خدمت بھی آخرت کا وسیلہ نجات ہے۔

آج حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ مولانا محمد یونس خالص کی کامیابی کی وجہ سے بڑی بشاشت اور جمال میں تھے حالاں کہ صبح کو دوران رأس کی تکلیف بڑھ گئی تھی عصر کے وقت بھی اس کا اثر باقی تھا مگر مجاہدین کی ملاقات اور مولانا یونس خالص کی فتوحات نے حضرت کو اپنے درد و الم سے بے غم کر دیا تھا اور آپ آج مجاہدین کا بار بار تذکرہ کر کے خوش ہو رہے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ ہمارے پاس عمل وغیرہ تو کچھ بھی نہیں ان مجاہدین سے نسبت خدمت ہے یقین ہے کہ یہی وسیلہ نجات بنے گا۔ صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۲۶۲

افغان مجاہدین نہ ہوتے تو پاکستان نہ ہوتا

اب بھی اسلام کی کراماتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ افغان مجاہدین کے پاس نہ تو اسلحہ ہے نہ جہاز ہیں۔ اور نہ بم ہیں حتی کہ فاقے پر فاقے برداشت کر رہے ہیں مگر پھر بھی سردی گرمی سخت حالات میں وہ روس جیسی زبردست طاقت کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ افغانستان اور پاکستان کے لئے ایک مضبوط قلعہ بن چکے ہیں۔ اگر افغان مجاہدین نہ ہوتے تو نہ پاکستان ہوتا اور نہ مساجد و مدارس ہوتے مگر ان کے ساتھ اللہ کی امداد شامل حال ہے وہی بچانے والا اور حفاظت کرنے والا ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ
صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۲۹۰، ۲۹۱

جہاد افغانستان میں فضلائے حقانیہ کا کردار

افغانستان کی جنگ میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور طلباء لڑ رہے ہیں۔ دشمن کے مقابلہ میں ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جاتی ہے مگر خدا نے انہیں کامیابیاں دیں کہ وہ علم کے تقاضے پورے کر کے نکلے ہیں۔
فلسطین میں جنگ ہے ۲ لاکھ یہودی چودہ کروڑ مسلمانوں کو لوہے کے چنے چبوا رہے ہیں۔ وہاں علمی قیادت نہیں ہے اسلامی قیادت کا فقدان ہے۔
ان تنصروا اللہ ینصرکم فلسطین میں مسلمانوں نے اسلامی تہذیب و تمدن اور تعلیم و اخلاق ترک کر دیئے ہیں۔ لباس معاشرت شکل و صورت یہودیوں کی بنا رکھی ہے جب کہ افغانستان میں بدر و احد کی یاد تازہ ہو رہی ہے وہی اخلاق وہی صورت وہی جہاد وہی عمل لباس اس لئے خدا کی نصرتیں ان کے ساتھ ہے۔
صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۳۰۹

میری بوڑھی اور ضعیف ہڈیوں کو جہاد افغانستان میں لگا دو

اس روز مولانا محمد زمان صاحب فاضل حقانیہ بھی حاضر خدمت ہوئے جو مولانا جلال دین حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ کے رفیق جہاد ہیں، ہوں نے عرض کیا حضرت! میں صرف دعا کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ مولانا جلال الدین حقانی اور دوسرے حقانی فضلاء نے روسی کارمل مورچوں پر ایک سخت حملہ کر دیا ہے اور مجھے آپ کے پاس دعا کرانے کے لئے بھیجا ہے۔ دو روز سے شدید جنگ شروع ہے۔ مجاہدین کے دو ساتھی شہید ہو چکے ہیں یہ مورچے بڑے اہم ہیں اور ان پر روسی فوجوں کا قبضہ ہے جس سے مجاہدین کو بے حد تکلیف پہنچ رہی ہے۔
حضرت شیخ الحدیث مدظلہ حملے کا سن کو چونک پڑے مزید حالات دریافت فرمائے اور پھر تمام حاضرین سے فرمایا مجاہدین کی فتح یابی اور روس کارمل فوجوں کی تباہی کی دعائیں جاری رکھو۔ حضرت مدظلہ نے فرمایا بس آپ لوٹ جائیں مولانا جلال الدین حقانی اور ان کے رفقاء سے میرا سلام عرض کر دیں اور کہہ دیں کہ باہمت رہیں اور جب دشمن پر حملہ کریں تو کثرت سے اللھم امن روعاتنا و استر عوراتنا کا وظیفہ جاری رکھیں۔
حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مولانا محمد زمان سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ آپ محاذ جنگ میں مصروف ہوں فرصت کے اوقات میں شعبہ تبلیغ و ارشاد میں کام کرتا ہوں اور مجاہدین کے اس شعبہ کی امارت میرے ذمہ ہے پھر مولانا محمد زمان حقانی کو حضرت مدظلہ نے رخصت فرمایا اور اپنی جیب خاص سے جہاد افغانستان کے کمانڈروں مولانا جلال الدین حقانی اور ان کے رفقاء کے لئے انہیں خصوصی رقم عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ تھوڑی حقیر رقم ان کی خدمت میں پیش کر دیں اور دیکھو مولانا جلال الدین حقانی سے عرض کر دینا کہ میری بوڑھی اور ٹوٹی ہوئی ہڈیاں اور میرے وجود کا یہ ضعیف لاشہ اگر جہاد افغانستان میں کام آ سکے تو ہرگز دریغ نہ کرنا اور میرے لئے حکم صادر فرمانا کہ اپنے وجود کی بوڑھی اور بوسیدہ ہڈیوں پر مشتمل لاشے کو مجاہدین کی صف تک پہنچا سکوں۔
صحبتے با اہل حق صفحہ نمبر ۳۲۵، ۳۲۶

افغانستان کے محاذ جنگ سے مکتوب اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا جواب

دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و سابق مدرس ولایت پکتیا کے مجاہدین کے جرنیل مجاہد کبیر مولانا جلال الدین حقانی کی طرف سے یکم دسمبر کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے نام درج ذیل مضمون کا مکتوب موصول ہوا۔
آپ حضرات کو معلوم ہو کہ افغان ملحد حکومت نے اپنے جبر ظلم و بربریت کی بنا پر کثیر تعداد میں فوج بھیجنے کا ارادہ کر رکھا ہے تاکہ اپنے لئے گردیز سے خوست تک کے تمام راستے خالی کر دے۔ اور مجاہدین کے مراکز کو درمیان سے نکال دے۔ صورت حال یہ ہے کہ یہاں مجاہدین کی تعداد کم ہے روسی فوجی بہت

زیادہ اور یلغار کے ساتھ آئی ہوئی ہے لہٰذا آپ حضرات سے درخواست ہے کہ خصوصیت کے ساتھ شب و روز کی دعاؤں اور مستجاب اوقات میں پر خلوص توجہات سے بھرپور نصرت فرمائیں اور اگر ہماری امداد کے لئے جہاد میں شرکت کی ممکنہ صورتیں اختیار کی جاسکیں تو نور علی نور ہو گا اور آپ حضرات کا بے حد کرم ہو گا ۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو جب مکتوب گرامی سنایا گیا تو بڑے بے چین ہوئے ۔ ہر لحہ مجاہدین کی کامیابی اور فتح مندی کی دعائیں ورد زبان تھیں ۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور بعض سرکردہ طلبہ اور محاذ جنگ سے رابطہ رکھنے والے رفقاء سے مشاورت جاری تھی ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے اشارات کو بھی طلبہ سمجھ رہے تھے ۔ بالا آخر بعد العصر ۵۴ طلبہ کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی ۔ اور آپ کی اجازت سے باقاعدہ طور عملاً" محاذ جنگ میں شریک ہونے کا مشورہ چاہا ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ طلبہ کی ذہانت اور مزاج شناسی پر بڑے خوش ہوئے بڑی خوشی سے انہیں اجازت مرحمت فرمائی ۔ خصوصی دعاؤں سے نوازا اور مجھے خصوصیت سے تاکید فرمائی کہ محاذ جنگ پر جانے والے طلبہ کے پیش آمدہ مسائل میں خصوصی دلچسپی لی جائے اور ان کی مشکلات حتی الوسع رفع کی جائیں ۔

پھر احقر سے حضرت مولانا جلال الدین حقانی کی نام خط لکھواتے ہوئے ارشاد فرمایا اسوقت آپ حضرات پر جو کرب و الم اور مشکل حالات آئے ہیں جی چاہتا ہے کہ کسی بھی طریقہ سے میں آپ کے پاس پہنچ کر آپ کے شانہ بشانہ روسی دشمن سے مقابلہ میں شریک ہوں ۔ اب بھی میرا ڈھانچہ اور لاشہ اگر کسی بھی کام آسکے میدان کارزار میں تو مجھے اس سعادت سے ہرگز محروم نہ سمجھئے گا ۔ ہروقت آپ کی کامیابی اور عافیت کے لئے دل سے دعاگو رہتا ہوں ۔ درس حدیث اور ہر نماز کے بعد آپ حضرت کی فتح مندی کی دعائیں کرتا ہوں آپ کے حکم پر ۵۴ مجاہدین کی ایک جماعت بھیج رہا ہوں ۔ یہ سب آپ کے خادم اور آپ کے اشارہ ابرو پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں اور کچھ نقدی رقم بھی جماعت کے امیر کے حوالے کر دی ہے اسے اپنے مجاہدین کے مصارف میں استعمال فرمائیے ۔ خدا کرے کہ جلد اپنی عافیت اور فتح مندی کی بشارت سے اس گناہ گار کو مطلع کر سکیں ۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت کی سرخروئیوں سے نوازے ۔ آمین

اس کی بعد مجاہدین طلبہ کی جماعت کو رخصت کرتے ہوے بڑی گریہ والحاح کے ساتھ دعا فرمائی ۔ حضرت شیخ الحدیث کا جذبہ تھا کہ مجھے کھڑا کر دیا جائے تاکہ مجاہدین طلبہ کو اعزاز کے ساتھ رخصت کر سکوں مگر طلبہ نے باصرار آپ کو اٹھنے کی زحمت نہیں دی اور بیٹھے بیٹھے آپ سے معانقے اور مصافحے کرتے رہے ۔ اور دعائیں لیتے رہے دوسرے روز صبح ۸ بجے اس قافلہ کی سوئے منزل روانگی ہوئی ۔

مجیبے با الحق صفحہ نمبر ۳۳۵ تا ۳۳۷

مجاہدین کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت ہے

حسب معمول مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں بعد العصر حاضری کا موقع ملا ۔ دور دراز سے علماء آئے ہوئے تھے ۔ افغان مجاہدین کی ایک جماعت بھی حاضر خدمت تھی ۔ کالج کے چند نوجوان طلبہ افغان مسائل پر حضرت اقدس سے استفسار کر رہے تھے ۔ اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا کل افغان مجاہدین کی ایک جماعت آئی تھی ۔ غازیوں اور مجاہدوں کی ایک جماعت میں تو ان کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت سمجھتا ہوں مختلف محاذوں پر ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا تھا ۔ بعض رفقاء کے ہاتھ کٹ چکے تھے ۔ ایک دو نوجوانوں کے پاوں کاٹ دئے گئے تھے بعض ابھی ہسپتالوں سے فارغ ہوئے تھے ان سب مصائب اور ہجرت اور مسافرت اس پر مستزاد مگر ان کے چہرے نورانی تھے ۔ انوارات اور بشاشت چھائی ہوئی تھی ۔ ہیبت اور رعب اور دبدبہ معلوم ہوتا تھا ۔ میں تو حیران رہ گیا بہرحال اس میں ریب اور شک کی گنجائش نہیں ۔ یہ اس وقت عظیم جہاد ہے اس کے جہاد ہونے میں امت کا اجماع ہے یہ مجاہدین کی قربانیاں ہیں جس قدر قربانیاں زیادہ ہوں گی وہ موجب نجات ہیں ۔ مجیبے با الحق صفحہ نمبر ۳۴۴

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور زعماء جہاد کے بعض مجالس کی جھلکیاں

جب سے جہاد افغانستان شروع ہوا ہے ۔ تب سے حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کے ہاں افغان مجاہدین ان کے قائدین اور وفود حاضر ہوتے رہتے ہیں جن میں سے بیشتر حضرت مدظلہ کے تلامذہ اور خاص متوسلین اور فضلاء حقانیہ ہیں ۔ جہاد میدان جنگ مجاہدین ' مہاجرین ملکی و سیاسی مسائل اور دیگر اہم امور میں حضرت اقدس سے تبادلہ خیالات کرتے اور دعائیں لیتے ہیں ۔ بعض مجالس کے اہم نکات کو کبھی کبھی نوٹ کر لیتا ہوں ۔ حال ہی میں (جنوری ۱۹۸۳ء) کی مرکزی قیادت کی تین بڑے وفد آئے اور حضرت اقدس سے تبادلہ خیالات کیا ۔ احقر نے وہ مذاکرہ اور بات چیت اسی وقت قلم بند کر لی جس کا قابل اشاعت حصہ پیش خدمت ہے ۔ موجودہ مجالسی گفتگو سے جہاد افغانستان کے کئی اہم گوشوں پر براہ راست اور چشم دید ذرائع سے روشنی پڑ رہی ہے اس لئے نذر قارئین ہے :۔

حضرت مدظلہ کے پاس آنے والے ان مجاہدین زعماء میں سب وہی لوگ تھے جو اس وقت روسی جارحیت سے برسرپیکار ہیں ۔ سب متشرع ' سنت کے مطابق داڑھیاں افغانی طرز کا مخصوص لباس ' پرہیبت دستار ' مجاہدانہ عظمت اور وقار کبھی ظاہراً" اور کبھی خفیہ نہایت جدید آتشیں اسلحہ سے لیس اردگرد رائفل بردار محافظین کی جھرمٹ گویا جیسے شہدائے بالاکوٹ کی روحیں پھر سے مجسم بن کر میدان کارزار میں وارد ہوئی ہیں ان کے چہروں پر نور اور دل نور ایمان سے معمور تھے ۔

سب ایک رنگ میں رنگے ہوئے ' ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے ' اللہ کے لئے جان دینے والے ' شریعت پر جینے اور مرنے والے ' جہاد کے نشہ میں سرشار ' متقی و عبادت گذار ' ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سید احمد شہید کے قافلہ کے سپاہی ہیں جو جنگ کے محاذوں پر دشمن سے لڑ لڑ کر اب حد درجہ بے تابانہ اشتیاق سے زیارت و ملاقات اور آگاہی حالات کی غرض سے اپنے امیر سے ملنے آئے ہیں ۔ حضرت اقدس مدظلہ بھی معزز مہمانوں کا پرجوش استقبال فرماتے رہے ۔ باوجود کمزوری نقاہت اور شدت ضعف کے دو آدمیوں کے سہارے کھڑے ہو کر اللہ کے دین کے ان سپاہیوں سے فرداً" فرداً" پرتپاک انداز سے سینہ بسینہ ملتے رہے ۔ دارالعلوم حقانیہ کی دفتر اہتمام میں ان کی ضیافتیں کیں اور پہلے وفد کی آمد (۱۰ جنوری) کے موقع پر ارشاد فرمایا ۔

حضرت شیخ

ہمارے آقا سیدالاولین ولا آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۵۴ سال کی عمر کے بعد زندگی میں ۱۱ غزوات میں خود شرکت فرمائی اور ۵۶ سرایا کو اپنی نگرانی میں اہم مہمات پر بھیجا۔ اہل اسلام کے لئے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کا رہنما اصول موجود ہے۔

کافی عرصہ سے اور غالباً" سید احمد شہید کے زمانہ سے جہاد بالسیف عملاً" ختم ہو چکا تھا اور ہمارے اپنے علماء طبقہ میں بھی اس سلسلہ میں بھی حددرجہ سستی اور تساہل آگیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں اور بالخصوص آپ علماء حضرات پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ اپنے دین کی نصرت کے لئے روسی جارحیت کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا۔

آپ حضرات علماء ہیں۔ آپ کا خلوص مخلصانہ ولولہ جہاد اور میدان جہاد میں سرفروشانہ کردار حقیقتاً" پورے اہل اسلام کے لئے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہے۔ گو آپ کے مقابلہ میں دشمن بڑا طاقت ور مسلح غدار اور عیار اور مکار ہے مگر انشاء اللہ دشمن کو ضرور شکست فاش ہو گی۔ ان تنصر اللہ ینصرکم اور اس سے پہلے بھی نظیریں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ لقد نصرکم اللہ ببدروانتم اذلہ

یہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے ارکان علماء، مدرسین فضلاء اور طلباء مجاہدین افغانستان کے ادنیٰ غلام اور خادم ہیں اور ہم باری تعالیٰ کے حد درجہ شکرگذار ہیں کہ آج واقعتہً" عملی طور پر بھی ہمارے حقانی فضلاء اور طلباء چترال سے لے کر کوئٹہ تک جہاد افغانستان میں عملاً" آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

ایک مجاہد

وفد کے ایک ساتھی آگے بڑھے۔ یہ مولانا عبدالستار صدیق صاحب تھے جو بڑے جید عالم اور نورالمدارس کے فاضل ہیں نے عرض کیا۔

حضرت! ہم سب دارالعلوم حقانیہ کو اپنی تربیت گاہ سمجھتے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دارالعلوم حقانیہ عملاً" بھی اپنے نام کا مصداق ہے۔

حضرت شیخ

آج کل تو سخت سردی پڑ رہی ہے۔ برف بھی پڑی ہو گی دوسری طرف دشمن بھی طاقت ور ہے اور مجاہدین کے ہاں بظاہر، ظاہری اسباب اور وسائل بھی بہت کم بلکہ مفقود ہیں تو ......

ایک مجاہد

حضرت! اس کے باوجود دشمن کے ہر حملے کا نتیجہ صفر واقع ہو رہا ہے۔ دشمن مجاہدین کے ٹھکانوں کو تاک میں رکھتا ہے۔ اور ان کے ٹھکانوں پر ہر وقت بمباری جاری رہتی ہے۔ بمباری سے آگ بھڑک اٹھتی ہے اور دشمن کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس مورچہ میں جس قدر مجاہدین ہیں سب ہلاک ہو گئے ہیں مگر باری تعالیٰ ہماری حفاظت فرماتا ہے جس پر دشمن بھی حیران ہو کے رہ جاتا ہے کہ کل کو پھر مجاہدین اپنے انہی ٹھکانوں میں محفوظ موجود اور دشمن سے مقابلہ کرتے نظر آتے ہیں۔

حضرت شیخ

یہ آئے دن جو آپ کی اطلاعات آتی رہتی ہیں۔ کہ دشمن کے بعض افراد مجاہدین سے مل رہے ہیں اور ....

ایک معزز عالم دین

خلقی لوگ جو اپنا عقیدہ بدل چکے ہیں وہ مجاہدین کا ساتھ نہیں دیتے او اگر کبھی شامل بھی ہو جائیں تو جلد ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگ دھوکہ اور جاسوسی کی غرض سے آتے ہیں تاہم ایسے افراد بحمد اللہ چھپے نہیں رہتے جلد ہی پہچان لئے جاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سہواً" اور غلط فہمی سے دشمن کے ساتھ لگ گئے ہیں! ایسے لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور مجاہدین کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ اور الحمد للہ کہ مجاہدین دونوں قسم کے لوگوں مں جلد امتیاز کر لیتے ہیں۔

حضرت شیخ

حضرت نورالمشائخ کے متعلق بھی کچھ معلوم ہوا ہے؟

قائد وفد

نہیں، ان کا کچھ بھی علم نہیں۔ ان کی زندگی اور موت کا کچھ بھی پتہ نہ لگ سکا مشائخ اور علماء کرام کی عام گرفتاریاں تو ترکئی کے انقلاب سے تاحال حددرجہ ظالمانہ انداز او وہشت گردی سے جاری ہیں۔ بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے (خدا نہ کرے) وہ شہید ہو چکے ہیں (کیونکہ ان کی زندگی کی قوم اور ملک و ملت کو اشد ضرورت ہے) کیونکہ جو بھی ایک مرتبہ گرفتار ہوا ہے پھر اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں ہے یا دشمن نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

۱۲ جنوری ۸۳ء

کیا دیکھتا ہوں کہ آج پھر مجاہدین افغانستان کی مرکزی قیادت کا ایک دوسرا بہت بڑا وفد جس میں علماء او مشائخ مختلف جنگی محاذوں کے قائدین اور کئی حقانی فضلاء بھی شامل ہیں۔ سب ادب و وقار سے دو زانو بیٹھے اور ہمہ تن گوش ہو کر حضرت اقدس کے ارشادات سن رہے ہیں۔

حضرت شیخ

آپ حضرات کو خداوند قدوس نے روسی دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا ہے۔ آپ کا یہ عظیم جہاد نہ صرف افغانستان اور پاکستان کے لئے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے حفاظت کا ایک زبردست قلعہ ہے اگر آپ حضرات اسلامی جہاد کی صورت میں عزم و استقلال کے ساتھ اس خونی دشمن کا مقابلہ نہ کرتے تو آج یقیناً" آپ کا یہ دارالعلوم حقانیہ بھی طالبان علوم نبوت کی درسگاہ ہونے کی بجائے گھوڑوں کا اصطبل بن چکا ہوتا جیسا کہ سمرقند اور بخارا، ایک زمانہ میں علوم اسلامیہ کا مرکز تھے۔ مگر آج روسی استبداد کی وجہ سے وہاں کے دینی مدارس اور مساجد حیوانات کے اصطبل بن چکے ہیں۔

ویسے تو خداوند قدوس اپنی دین کا خود محافظ ہے اور جس سے چاہتا ہے حفاظت لے لیتا ہے مگر آج باری تعالیٰ اپنے پیارے دین کی حفاظت کا کام جہاد کی صورت میں آپ علماء حضرات سے لے رہا ہے ۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ مجاہدین کی قیادت بھی کر رہے ہیں اور دوسری طرف سپاہیانہ کردار بھی ادا کر رہے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ حالیہ جہاد افغانستان میں قیادت بھی علماء کے ہاتھ میں ہے میدان میں سپاہیانہ مقابلہ بھی علماء کر رہے ہیں ۔ ویسے عام عوام جنہیں علم اور اہل علم کی صحبت اور ہم نشینی بہت کم حاصل ☆ہوتی ہے عام طور پر ایسے بڑے اور عظیم جہاد میں شرکت اور قربانیوں کی سعادت سے محروم رہتے ہیں اور آپ حضرات خوب جانتے ہیں کیونکہ اب اس میدان میں اتر چکے ہیں ۔ کہ بعض اوقات مجاہدین کو عوام کا قلبی تعاون بھی حاصل نہیں ہو سکتا ۔

قائد وفد

اس کے بعد وفد کے قائد نے تمام ارکان کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا ۔

محترم ! ہمارا یہ وفد جو خدمت اقدس میں حاضر ہے اس میں بڑے اور عظیم مشائخ ہیں علماء اور مدرس بھی ہیں اور میدان جنگ کے مختلف محاذوں کے قائد اور رہنما بھی ہمیں کل حضرت العلامہ مولانا عبدالحلیم صاحب زروبوی (صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ) کی وفات کی اطلاع ہوئی ۔ حددرجہ صدمہ ہوا ۔ ان کی وفات سے آپ کو اور دارالعلوم حقانیہ کو جو صدمہ پہنچا ہے ہم بھی اس میں آپکے ساتھ برابر کے شریک ہیں ۔ ہمارا یقین ہے کہ آپ کا وجود اقدس خداوند قدوس کے نزدیک برکت کا اساس ہے ۔ افغانستان کے تمام علماء اور علوم دینہ کے طلباء (جن کی تعداد تقریباً ۵ لاکھ ہے) آپ سب کی عقیدت اور خلوص و محبت کا مرکز ہیں ۔

آپ ہی کے وجود مسعود سے اللہ تعالیٰ نے دارالعلوم حقانیہ کو وجود دیا ۔ افغانستان میں علماء کی اکثریت دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کی ہے ۔ افغانستان کے سب علماء کا عقیدہ اور نظریہ وہی ہے جو دارالعلوم حقانیہ کے مشائخ اور اکابر اساتذہ کا ہے ہم سب فکر و نظر کے لحاظ سے ایک ہیں ۔

یہ جہاد جس میں آپ کی ہمدردیاں تعاون اور پرخلوص دعائیں جس طرح ہمارا ساتھ دے رہے ہیں ہم سے کسی طرح بھی پوشیدہ نہیں ہیں ۔ آپ کی پرخلوص دعاؤں سے ہمیں عین میدان کارزار میں زبردست کمک حاصل ہوتی ہے یہ بجا ہے کہ گزشتہ دور میں ہمارے افغانستان کے علماء سیاسی میدان میں نہیں اترے اور نہ ہی اترنا ضروری سمجھتے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ وہاں کے علماء نے قوم کی کوئی سیاسی خدمت نہیں کی البتہ افغانستان کے علماء نے یہ کام ضرور کیا کہ وہاں کی عوام کا ایک خاص ذہن بنایا اور ان کے ذہنوں میں دین کی عظمت بٹھائی جس کا نتیجہ آج دنیا دیکھ رہی ہے ۔ کہ روس جو عالمگیر طاقت بن چکا ہے ۔ آج دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے مقابلہ کی جرات نہیں کر سکتی اس کے مقابلہ میں افغان مجاہدین نکل آئے ہیں ۔ وہاں کے علماء ہی کی عظیم خدمت ہے کہ غریب نہتے عوام کا روس کی عظیم طاقت کے ساتھ ' نہتے ہاتھوں جہاد جاری ہے ۔

حضرت ! افغانستان کی علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ یہ حالیہ جہاد صرف افغانستان کے لئے نہیں بلکہ عالم اسلام کے تحفظ کا جہاد ہے ہمارے اس جہاد کا اصل سرچشمہ علماء دیوبند اور دارالعلوم حقانیہ ہیں ہمارے ہاں اکثر علماء دارالعلوم حقانیہ کے فاضل ہیں ۔ میدان جنگ میں بھی حقانی فضلاء جس انداز سے جرات و کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں ایک دنیا ورطہ حیرت میں ڈوب کے رہ جاتی ہے ۔ حقانی فضلاء کا وہاں کے عوام پر بھی زبردست اثر ہے ۔ حقانی فضلاء جدھر بھی رخ کرتے ہیں اور جہاں بھی ہوتے ہیں ان کے چہروں سے حقانیت کا نور ٹپکتا ہے یہ سب آپ کی دعاؤں کی برکات ہیں ہمارے اس جہاد کا اصل مرکز آپ کا وجود گرامی ہے جس کی صحت اور بقاء کے لئے ہم ہر وقت دعاگو رہتے ہیں ۔

حضرت ! ہم سے حاضر ہونے میں جو قدرے تاخیر ہو جاتی ہے اس کی معذرت چاہتے ہیں ۔ ہمارے حالات کے پیش نظر امید ہے کہ ہمارے اس قصور کو معاف فرمائیں گے ۔

ہم آپ کی مجلس اور اس میں بیٹھنے کو جنت یقین کرتے ہیں اور اس کے لئے بیتاب رہتے ہیں لیکن کیا کریں ادھر بھی ذمہ داراریاں ہیں ' مصروفیات ہیں جہاد مہاجرین کی نگہداشت شہدا کی تجہیز و تکفین اور معاشی ضروریات اسلحہ کی کمی ملکی و غیر ملکی مسائل اور سیاسی مسائل اور اس نوعیت کے کئی عوارض ہیں جن کی بناء پر یہاں حاضری میں کوتاہی ہو جاتی ہے اس موقع پر حضرت اقدس کی آنکھیں اشکبار اور چہرہ پر حددرجہ تفکر اور اضطراب کی سی کیفیت طاری تھی ۔

حضرت شیخ

میں اپنی نجات اور اپنی فلاح و کامیابی کے لئے افغان مجاہدین کی غلامی پر فخر محسوس کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ایمان تب محفوظ ہے جب اللہ رب العزت آپ مجاہدین حضرات کے خدام میں ہمارا شمار کر لے ۔ ہم جب دارالعلوم دیوبند میں تھے ۔ غالباً وہ زمانہ افغانستان میں ! میر امان اللہ خان کے اقتدار کا تھا تو دیوبند کے مشائخ اور اساتذہ نے وہاں دیوبند سے جو حریت اور آزادی کا نعرہ بلند کیا ۔ افغانستان میں اپنے تلامذہ بھیجے اور وہاں سے آنے والے طلباء کو آزادی کا سبق پڑھایا ۔ ہم میں اگرچہ وہ ہمت نہیں رہی اور نہ ہی اس عظیم منصب کے اہل ہیں تاہم علماء دیوبند کی غلامی اور کفش برادری پر فخر محسوس کرتے ہیں اس لئے انہوں نے جو حریت آزادی اور جہاد کا سبق پڑھایا ہے اس پر جان دینا عین ایمان سمجھتے ہیں اور یہی بات طلباء سے کہتا رہتا ہوں ۔ اس وقت بھی ہمارے دارالعلوم حقانیہ میں افغانستان کے نصف سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جب سے جہاد شروع ہوا ہے تب سے دارالعلوم حقانیہ نے بھی افغان طلباء اور ان کی علاوہ جہاد میں شرکت کرنے والے تمام طلباء سے داخلے حاضری اور آنے جانے پر ہر قسم کی پابندی ختم کر دی ہیں طلباء کی جماعتیں جاتی ہیں جو ماہ دو ماہ اور اس سے زائد جہاد میں شریک ہو کر جب واپس آتی ہیں تو دوسری جماعتیں روانہ ہو جاتی ہیں ہم نے ایسے طلباء سے یہ بھی کہہ رکھا ہے کہ تمہارے قضا شدہ اسباق کا ہم انتظام کریں گے تم خوب دل جمعی سے مصروف جہاد رہو

اے کاش ! بڑھاپا کمزوری ' ضعف اور نابینائی اور یہاں کی اہم ذمہ داراریاں مانع نہ ہوتیں کاش مجاہدین کے ساتھ میدان جنگ میں شانہ بشانہ لڑتا بس اب تو یہی تمنا رہ گئی ہے ۔

قائد وفد

حضرت ! یہ سب مجاہدین اور ان کی قائدین آپ کے ہاتھوں کے لگائے ہوئے درخت ہیں ۔ اس جہاد کی بنیاد بھی حقیقت میں آپ نے اور آپ کے مخلص تلامذہ نے رکھی ہے ۔

ایک مجاہد

حضرت ! ہم تو دیکھ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں ۔ میدان جہاد میں جہاں بھی ایک عالم دین ہوتا ہے آپ کے مدرسہ کے طلباء تو وہاں لڑائی میں بھی خوب جوش رہتا ہے لڑنے میں بھی مزہ آتا ہے اور الحمد للہ کہ غلبہ بھی مجاہدین کو حاصل رہتا ہے اور جب بعض اوقات بڑے علماء یا محاذ جنگ کے قائدین سے کوئی شہید ہوتا ہے تو دل کو دھچکا بھی خوب ......

حضرت شیخ

جی ہاں ! غزوہ احد میں بھی جب بڑے بڑے صحابہ کرام شہید ہوئے تو مسلمانوں کو اس سے طبعی رنج اور پریشانی لاحق ہوتی تو اللہ رب العزت نے ان کی تسکین قلب کے لئے وحی نازل فرمائی ۔ یعنی جہاں خدا تعالی یہ چاہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول صلعم کی امت میں اولیا ہوں اتقیا ہوں علماء ہوں وہاں یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس امت میں شہدا بھی ہوں ۔ شہادت بھی امت ہی کی فضیلت کا باعث ہے خداوند تعالی اپنے جس بندے کا مقام اور رتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں تو اسے مقام شہادت سے نوازتے ہیں اللہ والوں کو شہادت سے مزید بلند ہمتی حاصل ہوتی ہے پست ہمتی نہیں ۔ اگر مادی وسائل اور ظاہری اسباب پر نظر ڈالی جائے تو پھر عقل یہی کہتی ہے کہ اب مجاہدین کو فنا ہو جانا چاہیئے تھا اور تحت الاسباب کسی مجاہد کا وجود کبھی نظر نہ آتا مگر باری تعالی اپنے فضل و کرم سے آپ مجاہدین حضرات کی زبردست نصرت فرما رہے ہیں

ہمارے ایک فاضل نے جو میدان جہاد سے ایک روز ملنے آئے تھے بتایا کہ ایک روز میدان جہاد میں شام کو میں اپنے اللہ کے حضور دعا کی کہ اللہ ! میرے پاس اسلحہ وغیرہ تو کچھ نہیں اور اگر کچھ ہے تو وہ صرف یہ عصاء ہے جسے میں ہاتھ میں تھامے ہوئے ہوں ۔ میرے اللہ تو قادر کریم ذات ہے میرے اللہ تو اپنی قدرت کاملہ سے اس عصا کو مشین گن بنا دے جب رات کافی بیت گئی اور ہر طرف سناٹا چھا گیا روسی فوج نشہ میں دھت ہو کر سو گئی جو مجھ سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر تھی میں تنہا خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے روسی فوج کے قریب جا پہنچا اور بڑی آہستگی سے روسی سپاہی سے مشین کھسکا لی اور پھر خداوند تعالی نے اسی وقت ہمت دی کہ دشمن کی اسی مشین سے وہاں پڑے ہوئے تمام روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ۔

میں نے شام کے وقت خدا کے حضور جو دعا کی تھی کہ وہ اس طرح قبول ہوئی فللہ الحمد اور جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ حضور صلعم نے اپنی کسی رفیق کے لئے میدان جہاد میں دعا کی تو اللہ نے اس کی ہاتھ کی چھڑی کو تلوار بنا دیا آج بعینہ وہی کرامت اللہ کی غیبی نصرتیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مجاہدین کی لکڑیاں بھی تلوار بن رہی ہیں ۔

حضرت شیخ

نے فرمایا آزادی فلسطین کا مسئلہ بارہ سال سے چل رہا ہے پچیس لاکھ یہودی ہیں اور ان کے مقابلے میں ۱۲ کروڑ عرب مگر وہاں جہاد افغانستان کے مقابلہ کا جہاد نہیں ہو رہا بلکہ فلسطین کا جہاد افغان جہاد کی نسبت عشر عشیر بھی نہیں وجہ یہ ہے کہ جہاد افغانستان میں قیادت علماء کے ہاتھ میں ہے اور خود علماء کرام میدان جنگ میں اترے ہیں اور دشمن سے جنگ کر رہے ہیں افغان جہاد میں جو شجاعت و استقامت اور فتح و نصرت آپ کو نظر آتی ہے یہ سب علماء کے وجود کی برکتیں ہیں او ان کی جنگ خالص نظریاتی اسلامی اور خدا کے لئے جب کہ دوسری طرف فلسطین میں قیادت ایسے ہاتھوں میں ہے جو خود مغرب زدہ اسلامی تعلیمات اور اس کی روح سے ناآشنا اسلامی جہاد اور اس کے اصولوں سے بے خبر ہیں اس لئے فلسطین میں کامیابی کے لئے کامیابی کا سب سے پہلا زینہ ہی یہی ہے کہ وہاں کے مجاہدین اولا اپنی اندر اسلامی انقلاب پیدا کریں ۔ اسلامی تہذیب اختیار کریں اور وہاں کے علماء بھی اس ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے بے خوف و خطر میدان میں کود پڑیں ۔

آپ حضرات مجھ پر احسان کرتے ہیں جو یہاں تشریف لاتے ہیں اور میری بھی یہی تمنا رہتی ہے کہ آپ حضرات سے زیارت و ملاقات کی سعادت حاصل کروں

افغان مجاہدین کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا

جب دشمن سے مقابلہ ہو تو مٹھی میں کنکریاں لے کر شاہت الوجوہ کہتے ہوئے دشمن کی طرف پھینکیں اور اس وقت اس آیت کا وظیفہ جاری رکھیں

وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون (آلایۃ)

انشاء اللہ خالق باری تعالی دشمنوں کو اندھا کر دے گا اور تماری پھینکی ہوئی کنکریاں دشمن کے لئے بارود اور ایٹم بم ثابت ہوں گے

پکتیا محاذ کے عظیم جرنیل مولانا جلال الدین حقانی

جنوری ۱۹۸۳ء کی چوبیسویں تاریخ تھی ۔ احقر حسب معمول حقائق السنن شرح اردو جامع السنن (حضرت اقدس شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے آمالی ترمذی) کا مسودہ لے کر آپ کو سنانے کی غرض سے حاضر خدمت ہوا ۔ عصر کی نماز کا وقت تھا ۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی حضرت شیخ پر نظر پڑی تو دیکھا کہ جہاد افغانستان کے ایک بڑے محاذ جنگ کے امیر مولانا جلال الدین حقانی (فاضل و سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ) اور ان کے رفقاء کے علاوہ جہاد افغانستان کے چند دیگر زعماء اور مجاہدین جو آتشیں اسلحہ سے لیس تھے ۔ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ سے مصافحہ اور معانقہ کر رہے ہیں ۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت اقدس شیخ الحدیث اور جہاد افغانستان سے آئے ہوئے زعماء کے درمیان جو مکالمہ ہوتا رہا اس

کا ایک جھلک نذر قارئین ہے۔

مولانا جلال الدین حقانی

احقر دارالعلوم سے آنے والے احباب سے آپ کی خیریت دارالعلوم کے حالات اور کیفیت دریافت کرتا رہتا ہے۔ صدر صاحب مرحوم مولانا عبدالحلیم زرویوی کی وفات تمام عالم اسلام بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے اللہ مرحوم کو کروٹ کروٹ رحمتوں سے نوازے۔

حضرت شیخ

میں ہمیشہ آپ حضرات کے حالات دریافت کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر ان فضلا واحباب کی خیریت اور عافیت کی اطلاع کے لئے بے تاب رہتا ہوں جو اس وقت محاذ جنگ پر دشمن سے برسرپیکار ہیں۔ ظالم دشمن کے مقابلہ میں آپ حضرات کو اللہ تعالی کی امداد حاصل ہے اور تین سال سے جو غیبی فتوحات اور نصرت و کامیابی سے باری تعالی نے آپ کو نوازا ہے دل سے دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ تعالی استقامت عطا فرمائے اور اس میں مزید ترقی ہو اللھم زد فزد خدا تعالی یوما فیوما" ترقی دے

مولانا جلال الدین حقانی

جہاد، مشکلات اور امتحان کا نام ہے امتحان اس لئے لیا جاتا ہے تاکہ لوگوں میں تمیز پیدا ہو اپنے اور غیر کی فرق ہو جائے آپ نے سبق پڑھایا تھا کہ جب سونا آگ میں ڈالا جاتا ہے تب قیمتی بنتا ہے کپڑے جس قدر مارے اور رگڑے جائیں اسی قدر ان کی صفائی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد افغانستان اللہ کی سینکڑوں حکمتوں میں شاید ایک یہ بھی ہو کہ مشکلات اور مصائب کی بھٹی میں ڈال کر خالص سونا بنا دیا جائے الحمد اللہ مجاہدین کا ایمان مضبوط حوصلہ بلند مہارت پختہ اور بہادری اپنے عروج پر ہے ہم میں جب کوئی شہید ہو جاتا ہے تو ہم کبھی مایوس اور ناامید نہیں ہوتے۔ جانے والے کی جگہ اللہ تعالی دوسرے ایسے ساتھی کھڑے کر دیتے ہیں جن کا عزم استقامت اور پختگی پہلوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے

حضرت! اب تو مجاہدین کو پہلے سے کئی گنا زیادہ تجربہ حاصل ہو گیا ہے طیاروں ٹینکوں، زہریلی گیسوں اور دشمن کے حملوں سے مرعوبیت ختم ہو چکی ہے ان ساری چیزوں کا مقابلہ اور ان سے ہر قسم کا تعارض اب عادت بن چکی ہے آوائل میں مجاہدین کو میدان جنگ میں دشمن کے مقابلہ کا تجربہ نہیں تھا۔ اب تو بحمد اللہ خوب تجربہ ہو گیا اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حضرت الشیخ

جہاد افغانستان سے پہلے روس کا عالم اسلام پر بہت زیادہ رعب تھا مگر آپ حضرات کی قربانیوں اور مجاہدین کی بے مثال شجاعت و استقامت نے روس کو پورے عالم میں ذلیل و رسوا کر دیا

مولانا جلال الدین حقانی

اب تو ہر طرف سے جہاد کی برکتوں اور نقد ثمرات کا ظہور ہو رہا ہے۔ پہلے ہمارے اندر جو لوگ فسق و فجور اور ضلالت و فساد میں مبتلا رہتے تھے اب وہ توبہ کر کے دینی زندگی اختیار کر چکے ہیں پہلے جن لوگوں پر دنیا کی حرص سوار تھی اور مقصد زندگی کسب دنیا تھا اب ان کا مقصد زندگی دین ہے اب دنیا کا کسب نہیں کرتے مگر دنیا پہلے سے زیادہ مل رہتی ہے الحمد اللہ اب تو مجاہدین نے روسیوں سے جنگ کر کے انہی کا اسلحہ بھی فراہم کر لیا ہے ان کو استعمال کرنے کی ترکیبیں بھی سیکھ لی ہیں اب دشمن میں اختلاف پڑ گیا ہے اور ان کی جڑیں کھوکھلی ہو گئی ہیں۔

حضرت الشیخ

آج کل آپ کا مرکز کہاں ہے۔

مولانا جلال الدین حقانی

ہم نے سردار داوود کے دور حکومت میں ہجرت کی تھی ہمیں حکومت نے گھر دیے تھے جو افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ ہیں تاہم اکثر قیام افغانستان میں ہوتا ہے ہمارا سارا منطقہ پہاڑی ہے۔ جہاں حکومت کے فون وغیرہ کے نظام کو توڑ دیا گیا ہے جب دشمن کے جہاز ہمارے منطقہ پر بمباری کرتے ہیں تو وہ بھی بہت دور ہے۔ ہمارے علاقہ میں امیر عبدالرحمان کے دور حکومت سے تاحال سرکاری نظام کے تحت جگہ جگہ شفا خانے کھولے ہیں۔ شرعی عدالتیں اور رفاہ عامہ کے ادارے بھی قائم کئے ہیں۔

حضرت الشیخ

مجاہدین کے مختلف گروہ اور احزاب کا جو آپس میں اختلاف ....

مولانا جلال الدین حقانی

بحمد اللہ جہاد کے دوران میدان جنگ کے تمام احزاب کا ہاتھ ایک ہوتا ہے۔ غزنی، وردک اور پکتیا میں مجاہدین کا آپس میں کوئی اختلاف نہین سب ہمکار او ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

ہمارے منطقہ پکتیا میں آج کل خوب برف پڑ رہی ہے مجاہدین تو برف کے عادی ہیں مگر روسی دشمن کی فوجوں کو زحمت اٹھانی پڑتی ہے آج کل مجاہدین دشمن کے مختلف کاروانوں پر آسانی سے حملہ آور ہو جاتے ہیں اور کابل کے اندر رہنے والے مجاہدین داخلی طور پر دشمن پر رات کو حملہ کرتے ہیں۔ مجاہدین نے کابل میں بجلی وغیرہ کاٹ دی ہے باہر سے لکڑی بند کر دی ہے نام نہاد کارمل حکومت اور اس کی کارندے سخت تکلیف اور مصیبت سے دوچار ہیں۔ اندر سے بجلی بند ہے اور باہر سے لکڑی بند

حضرت الشیخ

(حاضرین سے) ہم سنتے رہتے ہیں کہ روسی فوج میں ہمارے یہ فاضل مولانا جلال الدین حقانی ٹینک دشمن اور ٹینک شکن کے نام سے مشہور ہیں ۔ دشمن کی فوج میں جب بھی مولانا جلال الدین حقانی کی آمد کی افواہ اڑا دی جاتی ہے تو فوج کا ٹینک بردار حصہ ٹینکوں سمیت بھاگنے اور اپنے کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے خدا کی شان! کہ ٹینک بھی ہمارے مولانا جلال الدین حقانی کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے ۔ (مولانا جلال الدین حقانی) سے مولانا! ؟ آپ کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس کے استعمال ......

مولانا جلال الدین حقانی

حضرت! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو تو مٹھی میں کنکریاں لے کر شاہت الوجوہ پڑھتے ہوئے دشمن کی طرف پھینکوں اور اسی دوران وجعلنا من بین ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشینا هم لا یبصرون بھی پڑھتے رہو تو رب قدیر دشمن کے سامنے دیواریں کھڑی کر دے گا بس! یہ آپ کا بتایا ہوا وظیفہ ہی اور اس وقت میرے پاس سب سے بڑا یہی ہتھیار ہے میدان کارزار میں اور میرے رفقاء اس کی بے شمار برکتیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں (حضرت الشیخ نے مجاہدین کے ایک وفد کو یہ وظیفہ بتاتے ہوئے اس کا پس منظر اور اس کے مختلف ادوار میں فوائد ثمرات پر تفصیل سے گفتگو کی تھی جو آئندہ کسی مجلس میں پیش کر دی جائے گی)

حضرت الشیخ

آپ کے منطقہ پر روسی دشمن کے حملوں اور ان سے دفاع کی کیا صورت ہے

مولانا جلال الدین حقانی

روسی دشمن نے مسلسل آٹھ ماہ تک ہمارے منطقہ پر حملہ آور ہو کر زور آزمائی کی ۔ آخر پسپا ہو گیا ہمارے پاس جہازوں کے مقابلہ اور ان کو مار گرانے کا کوئی اسلحہ نہیں ہے ۔ ہمارے پاس راکٹ نہیں ہیں ۔ افغان فوجی جو مجاہدین کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں وہ بھی اپنے ساتھ راکٹ نہیں لا سکتے. وجہ یہ ہے کہ روسی فوج ایسے اسلحہ کو اپنے کنٹرول میں رکھتی ہے اور افغان فوج پر کسی قسم کا اعتماد نہیں کرتی ۔ دروں میں جو اسلحہ بک رہا ہے یہ بھی مجاہدین ہی کا مال غنیمت ہے ۔ میدان جنگ میں جب مجاہدین ٹینکوں کے مقابلہ میں مصروف کار ہوتے ہیں اور ان کو اپنے تصرف میں لے لیتے ہیں تو بعض چور قسم کے لوگ نیچے درجہ کا اسلحہ لے بھاگتے ہیں ۔ اور یہاں دروں میں آ کر بیچ دیتے ہیں ۔

حضرت الشیخ

افغان مجاہدین اسلام کا ایک مضبوط قلعہ اور سرحد ہیں اگر یہ سرحد نہ ہوتی تو آج پاکستان میں بھی دین اور دین کا نام لینے والا کوئی فرد نہ ملتا ۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کا آپ محافظ ہے اب خدا اپنے دین کی حفاظت کا کام آپ سے لے رہا ہے ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

مولانا جلال الدین حقانی

حضرت! روس نے افغانستان پر حملہ کے لئے جو منصوبہ اور اس کے تحت جو نقشہ بنایا تھا اس میں افغانستان کی مہم ان کے لئے چھ ماہ سے بھی کم عرصہ کی تھی ۔ عراق تو ویسے بھی روسی اسلحہ کی مارکیٹ ہے علاقائی اعتبار سے ایران پر افغانستان کا محاصرہ ہے جب (خدانخواستہ) افغانستان روس کے قبضہ میں چلا جائے تو پھر اس کے لئے ایران اور اس راستے خلیج اور تیل کے ذخائر پر قبضہ آسان ہے ۔ روس افغانستان پر قبضہ کے خیال سے یہاں نہیں آیا بلکہ وہ اس راستے مشرق وسطیٰ اور پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے روسی حکمرانوں کو کبھی یہ وہم بھی نہیں گذرا تھا کہ افغانستان کی مہم میں اس قدر وقت لگے گا اور جان و مال کا نقصان ہو گا ۔ اب تو روسی حکومت سے عوام بھی نفرت کرنے لگے ہیں اور ان کو ویت نام کی طرح افغانستان چھوڑ دینے کا انجام نظر آنے لگا ہے ۔

افغانستان میں روسی فوج مست اور عیاش ہو گئی ہے جب کہ روس میں ان کو عیش و عشرت کے مواقع کم ملتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہاں رقم اور نقدی عام افراد کو حاصل نہیں ہے نہ اپنی مرضی سے خرید سکتے ہیں اور نہ بیچ سکتے ہیں یہاں ریڈیو ٹیپ ریکارڈر ' افیون ' بھنگ ' چرس اور شراب ان کو آسانی سے میسر ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اب تو روسی فوج اپنے ہاتھوں سے مجاہدین کو اسلحہ دیتی اور چرس و شراب لیتی ہے ۔ یہاں روسی فوج کا نظم و ضبط ختم ہو چکا ہے ان کے سپاہی نشہ کے عادی ہو گئے ہیں ۔ گاڑیاں اور ٹینک چلاتے وقت نشہ میں دھت رہتے ہیں ۔ اسی دوران مجاہدین نے حضرت اقدس کی خدمت میں خشک میووں کے ہدایا پیش کئے ۔

حضرت الشیخ

آپ نے یہ تکلیف کیوں اٹھائی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم آپ کی خدمت میں تحائف پیش کریں بلکہ آپ کی خدمت میں تو ہمیں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا چاہیئے

مولانا جلال الدین حقانی

حضرت! آپ تو مجاہد المجاہدین ہیں اور یہ سارا جہاد اور مجاہدین کا کردار سب آپ کی برکت سے ہے ہم نے جہاد اور میدان جنگ میں دشمن سے مقابلہ کا سبق بھی باقاعدہ ٹریننگ کے طور پر آپ سے سیکھا ہے ۔ ۱۹۷۰ء میں یہاں کے الیکشن کے زمانہ میں میں نے پورے خٹک علاقہ کا دورہ کیا تھا ہر قسم کے میدان سر کئے تھے ۔ اس وقت سے جہاد کا شعور پیدا ہوا اور پھر آپ کے درسوں سے اس میں مزید پختگی آتی گئی ۔

حضرت الشیخ

(حاضرین سے) جی ہاں! یہ مولانا جلال الدین حقانی الیکشن کے زمانہ میں جب یہاں دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم تھے تو انہوں نے بڑا مجاہدہ کیا تھا ۔ پورے خٹک علاقہ اور اس کے قریہ قریہ میں پہنچے تھے ۔ اور اب تو ماشاء اللہ ...... (مجاہدین سے) مجھے تو آپ پر اور تمام مجاہدین فضلائے حقانیہ پر افتخار ہے ۔ آپ .

لوگ ہمارے لئے آخرت کا ذخیرہ ہیں ۔ ہم تو رب قدیر کی بارگاہ میں رو رو کر یہ دعا کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی غیبی نصرتوں سے نوازے اور خونخوار ظالم دشمن کے مقابلہ میں فتح مبین عطا فرمائے ۔

مولانا جلال الدین حقانی

ہمارے منطقہ میں مجاہدین کے قائدین علاقہ کے علماء اور مختلف محاذ جنگ کی امراء دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں ۔ مولانا گل رحمان حقانی ' مولانا حبیب الرحمان حقانی ' مولانا محمد عمر اخوندزادہ حقانی سب حقانیہ کے فضلاء ہیں اور یہ جو آپکی سامنے تشریف فرما ہیں مولانا احمد گل حقانی ہیں جو طالب علمی کے زمانہ میں آپ کی اس مسجد میں دارالعلوم کی قدیم مسجد رہا کرتے تھے جہاد میں مجروح بھی ہوئے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاوں کے صدقہ انہیں جلد شفا عطا فرمائی

حضرت الشیخ

جی ہاں ! یہ بڑی مخلص انسان ہیں خدا تعالیٰ ان کی زندگی علم اور عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے ۔

(مولانا احمد گل حقانی سے) ہمارے مولانا اللہ نور کا کیا حال ہے

مولانا احمد گل حقانی

انہوں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی تاہم میدان جنگ میں مجاہدین کا خوب ساتھ دے رہے ہیں ۔ تبلیغ اور جہاد کی ترغیب میں مصروف رہتے ہیں ۔ اچھے خطیب اور بہترین مبلغ ہیں ۔ ابھی عید سے قبل ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی ۔

حضرت الشیخ

پشاور میں کتنے روز ٹھہرنا ہے

مولانا جلال الدین حقانی

آٹھ دس دن قیام کا ارادہ ہے اور مہاجرین کے کچھ مسائل ہیں ۔ حضرت دعا فرمائیں کہ باری تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے ۔

حضرت الشیخ

جی ہاں آپ کے لئے تو ہر لحہ دعا گو رہتا ہوں میرے دل کی ہر دھڑکن اور رواں رواں آپ کے لئے دعا کرتا ہے ۔ آپ لوگ نہ ہوتے تو آج روسی فوجیں خلیج میں ہوتیں اور مشرق وسطیٰ پر روس کا قبضہ ہوتا ۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ یہود شام اور پھرمدینہ منورہ تک تاراج کریں گے ۔ مجھے اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں روسی یہودی اس کا مصداق نہ ہوں ۔ الحمد للہ کہ آپ حضرات نے سرخ خونی سیلاب کے مقابلہ میں مضبوط بند باندھ دیا ہے ۔ خدا تعالیٰ آپ کا محافظ ہو

مولانا جلال الدین حقانی

(حضرت شیخ سے) ہم آپ کے سامنے آپ کے ہاتھ پر آپ کو گواہ بنا کر اللہ رب العزت سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تاحین حیات جو کام (جہاد) آپ نے ہمارے سپرد کیا ہے جاری رکھیں گے افغانستان آزاد ہو تو سمرقند و بخارا تک ہم روس کا تعاقب کریں گے ۔

حضرت الشیخ

خدا کرے یہ مقصد جلد حاصل ہو ۔ ہم آپ لوگوں کے مضبوط عزائم اور بے مثال جرات و بہادری پر زبردست تحسین اور دل سے دعا کرتے ہیں

الحمد اللہ ' الحمد للہ ۔ جس غرض کے لئے دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جہاد افغانستان کی صورت میں اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لیا ۔

افغانستان کا حالیہ جہاد اور اس کے مستقبل کے بہترین نتائج بھی ہمارے مشائخ اساتذہ اور دیوبند کے اکابرین کی محنت و خلوص کا صدقہ ہے

مولانا جلال الدین حقانی

اس سے قبل افغانستان میں جہاد نام کی کوئی چیز متعارف نہیں تھی ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے فضلاؑ نے یہاں سے جا کر جب وہاں کی کمیونسٹ حکومت اور اس کے کفریہ نظام پر تنقید کی تو وہاں کی عوام بلکہ خواص اور علماء تک ہمارے مخالف ہو گئے ۔ ہمیں وہابی اور حقانی نام کے فرقوں سے مشہور کیا ۔ مگر جب سردار داود اور ترکی کے دور حکومت میں وہاں کے بوڑھے علماء اور مشائخ کو گرفتار کیا گیا تو ہم نے حکومت کی مذمت کی اور ان کی آزادی کی تحریک چلائی تب وہاں کے علماء نے ہمارا ساتھ دیا ورنہ اس سے قبل ہم حقانی نام کے ایک مستقبل فتنہ اور بے دین فرقہ کی حیثیت سے بدنام کئے جا چکے تھے پھر ہم تدریجا" آگے بڑھتے رہے حتیٰ کی ہم اس میدان میں آ پہنچے جس میدان کے قصے آپ نے بخاری کتاب المغازی میں ہمیں پڑھائے تھے ۔ گو ہمارے بہت سے رفقاء اور دارالعلوم حقانیہ کے کئی فضلاء شہید ہو چکے ہیں مگر ہمارے حوصلے بہت بلند او عزائم پختہ ہیں ہمیں اپنے کام میں اطمینان ہے ہم نے اوائل میں کمیونسٹوں کا مقابلہ کیا حکومت نے ان کی پشت پناہی کی ہمارے کتابیں اور سارا دینی لٹریچر ضبط کر لیا مدرسے بند کر دیے اور ہماری آواز کو ہر ممکن طریقہ سے دبانا چاہا ۔ مگر الحمد اللہ کہ حکومت کے شدید ترین دباؤ کے باوجود بھی ہمارا ردعمل سخت سے سخت تر ہوتا گیا اور اب جو نقشہ اور صورت حال ہی وہ آپ کے سامنے ہے ۔

حضرت الشیخ

جی ہاں ! جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ اللہ کی امداد اور اس کی غیبی نصرتوں سے فتح مند رہتے ہیں الا ان حزب اللہ ھم الغالبون (الآیتہ)

اب تو میری بھی یہی تمنا رہ گئی ہے کہ صف اول میں کھڑا ہو کر آپ کے شانہ بشانہ لڑتا ۔

اے کاش اس قابل ہوتا اور کم از کم اس قدر موقع دیا جاتا کہ میدان جہاد میں آپ کو پانی کا ایک گلاس تو پلا سکتا ۔

مولانا جلال الدین حقانی

حضرت یہ سب کچھ ہو رہا ہے ہمارا یقین ہے کہ آپ اس میں برابر کے شریک ہیں

حضرت الشیخ

ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے دیگر فضلاء .... کا کیا حال ہے ان سے بھی رابطہ رہتا ہے ؟

مولانا جلال الدین حقانی

بعض اپنے مرکز میں ان کے لوگ جہاد کے عادی نہیں ہیں مگر خود وہ ------ بڑے مجاہد اور جہاد کا جذبہ رکھتے ہیں ۔ ہم ان کے محاذ پر انکے ساتھ بھی امداد کرتے رہتے ہیں ۔

حضرت الشیخ

مولانا گل منیر صاحب کا کیا حال ہے ؟ کچھ عرصہ سے ان کی کوئی خبر نہیں آ رہی

مولانا جلال الدین حقانی

مولانا گل منیر صاحب بھی اپنے محاذ پر مصروف جہاد ہیں ان کا جذبہ جہاد حیرت انگیز اور ان کی جرات قابل رشک ہے حال ہی میں ان کے ایک داماد جو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل ہیں) جنگ کے دوران زخمی ہو گئے ہیں ۔

مولانا گل منیر صاحب کے تین بیٹے حقانیہ کے فاضل ہیں اور تینوں اس وقت روسی دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہیں ۔ ان کا چھوٹا بیٹا ' اب آپ کے ہاں دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم ہے ۔

مولانا گل منیر صاحب کو محاذ جنگ پر رفقاء بھی اچھے اور کام کے ملے ہیں ان کے ساتھی ان کا بڑا احترام اور اطاعت کرتے ہیں ۔

حضرت الشیخ

ہمارے وزیرستان کے حقانی فضلاء ....

مولانا جلال الدین حقانی

جی ہاں ! وزیرستان کے حقانی فضلاء بھی ہمارے خوب تعاون کر رہی ہیں اسلحہ اور مالی امداد کے علاوہ افرادی اورجانی امداد بھی کرتے ہیں ۔ میدان جنگ میں مجاہدین کے ساتھ شریک رہتے ہیں حال ہی میں مولانا قاری لعل محمد صاحب وزیرستانی (جو دارالعلوم حقانیہ کے فاضل زیادہ طالب علمی میں حضرت اقدس کی مسجد کے امام اور حضرت کے خاص خادم تھے بھی مختلف محاذوں پر مجاہدین کے ساتھ شریک رہے اور جنگ لڑی

حضرت الشیخ

مولانا قاری لعل محمد صاحب حقانی اور دوسری فضلاء حقانیہ جب بھی ملنے آتے ہیں تو میں جہاد کے موضوع پر اور اس کی ترغیب و تشویق پر بھی ان سے کچھ نہ کچھ عرض کر دیتا ہوں ۔ اس سے قبل جب آپ سے ملاقات ہوئی تھی ۔ اب کی ملاقات اس سے مختلف معلوم ہوتا ہے اب پہلے نسبت آپ کے عزائم بلند چہروں پر بشاشت اطمینان اور نور ایمان نظر آتا ہے خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے ۔

غزوہ احزاب میں جیسے رب قدیر کی غیبی نصرت سے ایک تیز ہوا سے دشمن برباد ہو گئے تھے مجھے یقین ہے انشاء اللہ یہاں بھی باری تعالیٰ مجاہدین کے احزاب کی ایسی ہی امداد فرمائیں گے اور ہر وقت یہی دعا کرتا ہوں ۔

مولانا جلال الدین حقانی

جی ہاں ! آپ کی دعاؤں کا صدقہ ' ایسی غیبی نصرتوں اور اللہ کی امداد کا مشاہدہ ہر وقت او ہر ایک کو ہوتا رہتا ہے کئی بار روسی دشمنوں نے طیاروں کے ذریعے چھوٹے بم چنگوں کنکریوں اور سبز پتوں کی شکل کے اور کبھی مٹی کے چھوٹے ڈھیلوں کی شکل کے برسائے رات کو بادل آئی بارش ہوئی اور ژالہ باری بھی ژالہ باری سے وہ بم از خود پھٹنے لگے ۔ مجاہدین نے بمباری کی آواز سن کر مورچے سنبھال لئے مگر دشمن کہیں نظر نہ آتا تھا جب جا کر دیکھا کہ دشمن نے جو

ہر رنگ زمین بم برسائے تھے ژالہ باری سے وہی بم پھٹے ہیں اور رات کو انہیں کے پھٹنے کی آواز دشمن کی بمباری معلوم ہوتی تھی ۔

حضرت الشیخ

جی ہاں ! یہ خدا کی قدرت کے مظاہرے ہیں آپ کو یاد ہو گا کہ غذوہ حنین میں جب کثرت سے چیونٹیاں آئیں تو صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت ہے ۔ کہ ملائکہ چیونٹیوں کی صورت میں نازل ہوئے ہیں ۔

حضرت جلال الدین حقانی

افغان مجاہدین کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کی غیبی نصرتوں کا مشاہدہ اتنا عام ہو گیا ہے کہ ہر ایک کو یقین ہونے لگا ہے کہ واقعتہ" غیبی نصرت اور خدائی امداد ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی روسی دشمن کے طیارے مجاہدین پر بم باری کرنے آتے ہیں تو ان طیاروں کو پرندوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوتا ہے تو ایسا طیارہ جس کے ساتھ پرندوں کی جھرمٹیں ہوتی ہیں جب بھی بمباری کرتا ہے تو اس کی بم باری سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا ۔ اب مجاہدین جب بھی کسی حملہ آور طیارے کے ساتھ پرندے دیکھ لیتے ہیں تو اپنی محافظت اور دفاع سے مطمئن رہتے ہیں حتی کے چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں کہ ایسے طیارے کے حملے سے بچاؤ کا اہتمام کرنا بزدلی کا مظاہرہ ہے تعجب تو اس بات پر ہے کہ پرندے جو جہاز کی گڑگڑاہٹ سے ڈرتے اور بھاگتے ہیں مگر یہاں وہ بم بار طیاروں سے لپٹے رہتے ہیں اس کے علاوہ میدان جنگ میں جسمانی طور پر مجاہدین کو جو تکالیف پہنچتی ہیں مثلا" ہاتھ کٹتے ہیں پاؤں ٹوٹتے ہیں ۔ کاری زخم لگتے اور چوٹیں آتی ہیں مگر احساس درد جیسا کہ تکلیف کی مناسبت سے ہونا چاہئے کچھ بھی نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو بہت کم جب کہ بغیر جہاد کے ایک کانٹا بھی چبھ

جائے تو اس کی چبھن کا سہنا مشکل ہوتا ہے مگر جہاد کا مجروحین کو بندوق کی گولی اور بڑے کاری زخموں سے ایسی تکلیف نہیں پہنچتی جو قابل برداشت نہ ہو۔ دوسری جانب جب دشمن کے زخمی فوجی ہمارے ہاتھ لگتے ہیں تو انہیں دیکھ کر بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ اب تو مجاہدین کو دشمن کی گولی نشہ کا ایک ٹیکہ محسوس ہوتی ہے اور یہ سب آپ کی دعاؤں کی برکات اور دارالعلوم حقانیہ کی کرامات ہیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے طویل دعا فرمائی عجب سماں تھا سب کے ہاتھ خدا کے سامنے اور آنکھیں اشک بار تھیں سب پر یقین و ایمان کی عجیب کیفیت طاری تھی معلوم ہوتا تھا کہ خداوند ذوالجلال کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں سب چاہتے تھے کہ ابھی جھولیاں بھر بھر کر لوٹ لیں۔ شاید پھر ایسا ہی موقع ملے گا بھی یا نہیں۔ رخصت کرتے وقت حضرت اقدس نے ایک ایک کو گلے لگایا حضرت کا اصرار تھا کہ ان کے ساتھ مشایعت کریں مگر مجاہدین پر حضرت کی یہ تکلیف شاق تھی اس لئے بہ منت حضرت اقدس سے یہیں سے اجازت لی۔

مجاہدین کی ایک تازہ کامیابی

دارالعلوم حقانیہ کے ایک بہادر اور قابل فخر فرزند جناب مولانا فتح اللہ افغانستانی حقانی فاضل حقانیہ کی امارت میں (جن کا تعلق حزب اسلامی کے یونس خالص اور جلال الدین حقانی گروپ سے ہے) کی کمانڈ میں مجاہدین نے مرکز تیری تھانہ پر کامیاب حملہ کیا اور طویل محاصرے کے بعد قلعہ فتح ہوا۔ مجاہدین کو اس حملہ میں جنگ سازوسامان کی ایک بڑی تعداد ملی تقریباً" دشمن کے ایک سو ٹینک اور بکتربند گاڑیاں تباہ اور دشمن کی ایک افسر ایک سو ستاسی فوجی اور ایک سو چار ملیشیاء سپاہی ہلاک اور ایک سو اٹھاسی افراد زخمی ہوئے مجاہدین میں سے ۱۶ افراد شہید اور پینتیس زخمی ہوئے۔

جہاد کی فضیلت و اہمیت

مولانا نذر نعمانی اور مولوی محمد اسلم حقانی اپنے مجاہدین رفقاء کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ حضرت اقدس سے ملنے آئے حضرت شیخ کی طبیعت آج بڑی کشادہ تھی بڑے ہشاش بشاش معلوم ہو رہے تھے جماعت مجاہدین کی آمد سے تو اور بھی طبیعت میں نشاط آگیا اور مجاہدین و حاضرین سے کافی دیر تک جہاد افغانستان کی مناسبت سے گفتگو کرتے رہے جو ارشادات قلم بند ہو سکے نذر قارئین ہیں۔

فرمایا جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سعی اور کوشش اس میں بڑی برکتیں ہیں اللہ کریم کی غیبی نصرتیں شامل حال رہتی ہیں۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ جب خالی ہاتھوں باطل سے برسرپیکار تھے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک چھڑی جس کا نام عون تھا عنایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا ء کاشہ! اس چھڑی کو کفار کے مقابلہ میں استعمال کرو۔ اور اللہ کا نام لے کر جنگ کے میدان میں اس سے کفر کا مقابلہ کرو۔ یہ چھڑی تلوار کا کام دے گی تو نبوت کا معجزہ اور جہاد کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ اس لکڑی نے جنگ بدر اور متعدد غزوات میں تلوار سے بھی بڑھ کر کام دیا یہ تو حضرات صحابہ کی باتیں ہیں نبوت کے معجزات اور صحابہ کی کرامات ہیں اور خیر القرون کا مبارک دور، آج جس دور سے ہم گذر رہے ہیں یہ خیر القرون سے صدیوں دور اور قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ ایمان کمزور اور یقین مضمحل ہو چکے ہیں مگر اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ کے نام کی سربلندی کے لئے جہاد اور قربانی کے برکات اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ آپ حضرات (افغان مجاہدین) کو اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ خالی ہاتھ اور بے سروسامانی کی حالت میں مجاہدین کے ہاتھوں رب قدیر نے بمبار طیاروں، دیو پیکر ٹینکوں اور ہر قسم کے جدید آتشیں اسلحہ سے لیس طاقتور فوج کو بفضل اللہ بری طرح شکست ہوئی ہے یہ سب جہاد کی فضیلت و کرامت ہے افغانستان کی یہ جنگ اور افغان مجاہدین کا یہ مومنانہ جہاد درحقیقت اسلام کی فتح جہاد کی عظمت، مجاہدین کی فضیلت اور دین و ایمان اور نبوت کا معجزہ ہے۔ رب قدیر سب کو عزیمت اور استقامت عطا فرمائے جو لوگ اس میدان میں اتر آئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو عزیمت و استقامت بھی بخش دی ہے ہمارے مولانا جلال الدین حقانی مولوی یونس خالص حقانی اور سینکڑوں علماء و مجاہدین خاک و خون اور گولوں اور توپوں کی برستی ہوئی آگ سے کھیل رہے ہیں مگر ان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ مولانا جلال الدین حقانی سے خدا تعالیٰ اس وقت میدان جہاد میں ٹینک شکنی کا کام لے رہے ہیں کئی دفعہ گولیوں کی زد میں آئے مگر خدا کا فضل دیکھئے ہر مرتبہ محفوظ رہے یہ سب خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں وہ جب چاہتا ہے جس انداز سے چاہتا ہے اپنے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

میری تو اللہ کریم سے یہی دعا رہتی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ حضرات اور تمام مجاہدین اسلام کو ہر آفت سے اور دشمن کے حملے سے محفوظ رکھے۔

حضرت خالد بن ولید جو اسلام کے عظیم جرنیل، فاتح اور بہت بڑے مجاہد تھے۔ ساری زندگی جہاد میں گذاری قیصر و کسریٰ جیسے شاہان وقت کے مقابلہ کی بڑی بڑی جنگیں لڑیں۔ شہادت کی تمنا تھی اور شہادت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو ان کی محافظت منظور تھی اس لئے ان کی میدان جنگ میں شہید ہونے کی دعا پوری نہ ہوئی جب وفات کا وقت ہوا تو فرمایا۔

لوگو! خبردار رہنا اور یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ موت جنگ کی وجہ سے آتی ہے یا جو لڑتا ہے وہی مرتا ہے میری ساری زندگی تمہارے سامنے ہے ہمیشہ لڑائیاں لڑتا رہا بڑے بڑے معرکے سر کئے اور ہر لمحہ اور ہر گھڑی میں یہ تمنا رہتی تھی کہ اللہ پاک مجھے خلعت شہادت سے نوازیں مگر میری یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔

حضرت خالد کا یہ فرمانا کہ میری آرزو پوری نہ ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور نہ تھا علماء حضرات نے یہاں ایک عجیب علمی نقطہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت خالد بن ولید کو لسان نبوت سے سیف من سیوف اللہ کا خطاب ملا تھا۔ تو تلوار کا کام کاٹنا ہے کٹنا نہیں۔ اگر بالفرض حضرت خالد کسی غزوہ میں شہید ہو جاتے اور تلوار کی دھار سے کٹ جاتے تو مشرکین مذاق اڑاتے اور کہتے کہ یہ کیسی تلوار ہے جو مخلوق کے ہاتھوں سے کٹ گئی۔ درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا خطاب سیف اللہ اللہ تعالیٰ کو اس کی لاج رکھنا منظور تھا اس لئے حضرت خالد کو کٹنے سے محفوظ رکھا۔ (مجاہدین سے) ہم بوڑھوں کو بھی اپنی دعاؤں بالخصوص میدان جنگ کے اوقات کی مستجاب دعاؤں میں نہ بھلانا اور اپنی مقبول دعاؤں میں یاد فرما کر ہم گناہ گاروں پر احسان کریں۔

ایک جن کا دلچسپ قصہ

آپ حضرات بھی انا جعلنا فی اعناقھم اور شاھت الوجوہ کا وظیفہ پڑھا کریں اللہ پاک معاونت بھی فرمائیں گے اور محافظت بھی ہمارے اکابر اساتذہ اور

اسلاف نے اس آیت کے ورد کے بے شمار فوائد اور ثمرات بیان فرمائے ہیں میں نے اپنے مشائخ سے ماموں اللہ بخش نامی جن کا قصہ سنا ہے اور بارہا سنا ہے جو احمد آباد سے بھاگ کر گنگوہ آگیا تھا اور پھر یہاں اپنی آمد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا کرتا تھا کہ میں نے احمد آباد میں ایک عورت کو ستانا شروع کیا تو اس کے رشتہ دار اس کے لئے کئی عاملوں کو لاتے رہے جو عامل بھی آتا ۔ میں دھمکی دھونس اور زدوکوب سے اس کا خوب نوٹس لیتا ۔ آخر ایک ایسے آدمی کو لایا گیا جو بظاہر اپنے سادہ لباس اور وضع قطع سے ایک معمولی انسان معلوم ہوتے تھے میں نے انہیں بھی دھمکی دے دی کہ تیری طرح بیسوں عامل آئے اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکے اور میرے ساتھ چھیڑ خوانی پر کوئی اچھا خاصہ نتیجہ بھی مرتب نہ ہو سکا میں نے عامل سے کہا کہ تیرا بھی وہی انجام ہو گا جو پہلوں کا ہوتا رہا ۔

اتنے میں اس عامل نے انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا " کی آیت پڑھنی شروع کر دی ' مکمل کی تو میرے سامنے ایک بہت بڑی دیوار حائل ہو گئی اس عامل نے مجھے کہا کہ عورت کو چھوڑ دو ورنہ ابھی قید کرتا ہوں میں اپنی ضد پر رہا اور عامل کو ایک دوسری دھمکی دے دی کہ عامل نے پھر اسی آیت کو پڑھا تو میرے پیچھے بھی ایک مضبوط دیوار کھڑی ہو گئی پھر عامل آیت پڑھتے گئے اور میرے اردگرد دیواریں چڑھتی گئیں ۔ اور میں ایک مضبوط حصار میں بند ہو گیا اور اپنی نجات بھاگ جانے میں پائی لہذا وہاں سے بھاگ کر اب گنگوہ حاضر ہوا اور یہاں آکر پناہ لی ہے ۔

بہر حال میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہ سب قرآنی آیات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اور اد اور وظائف کی برکات ہیں جو مخلصین و صالحین کو حاصل ہوتے ہیں ۔ اللہ کریم نے جس طرح جہاد میں بے پناہ برکتیں رکھی ہیں اسی طرح مجاہدین کے مقام اور نام میں بھی کثیر برکتیں ہیں امام بخاری نے تمام بدری مجاہدین (صحابہ) کے نام یک جا کر کئے ہیں جو بھی ان اسماء کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے اللہ پاک اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں اور اگر کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے یہ معنی نہیں کہ مجاہدین کے اسماء میں برکت نہیں بلکہ اس کی کئی اور وجوہات ہو سکتی ہیں ۔ مثلا قبولیت دعا کی جو شرائط ہیں وہ مفقود ہیں اور عدم قبولیت دعا بعض اوقات عدم خلوص کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے ۔ خدا کے حضور دعا کوئی عام منتر اور جادو نہیں بلکہ دعا میں خشوع و خضوع یقین و ایمان کی ساتھ ساتھ احترام عظمت اور فضیلت کو بھی سامنے رکھنا ہوتا ہے ۔ اب تو بحمد اللہ مجاہدین کی برکتوں کے طفیل بہت سے علاقوں میں ارزانی اور رزق کی کشادگی کی خبریں بھی آ رہی ہیں ۔

روسی دشمن اور ببرک کارمل کا خیال تھا کہ مجاہدین و مہاجرین بھوکوں مر جائیں گے ۔ مگر آج وہ مجاہدین کے ساتھ اللہ کی نصرت دیکھ رہے ہیں اور ان کے رزق کی کشادگی کے ساتھ ساتھ ان کو میدان کارزار میں کامیاب دیکھتے ہیں تو ان کی ناک خاک آلود ہو جاتی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ حضرات مجاہدین کی اپنے خلوص اور دیانتداری کے نتائج ہیں اللہ کریم مزید استقامت دے ۔

افغان مجاہدین سے دلچسپ مذاکرہ

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو معتقدین او مہمانوں نے گھیر لیا سب کی تمنا مصافحہ اور دعا کی درخواست تھی ۔ اسی دوران افغان مجاہدین کا ایک بڑا وفد حاضر ہوا جس میں نور المدارس غزنی کابل اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء تھے وفد کی رہنمائی مولانا دوست محمد افغانی فاضل حقانیہ اور قیادت مولانا سید عبدالستار حقانی مولوی معراج الدین حقانی ' ملا حمید اللہ حقانی ' ملا خلیل الرحمان واعظ اور امان اللہ خان واعظ کی علاوہ قاری محمد اکرم اور مجاہد عالم خان بھی وفد میں شریک تھے ۔

قائد وفد

حضرت ! ہمارا یہ وفد غزنی کے محاذ جنگ سے تعلق رکھتا ہے اور حاضر خدمت ہوا ہے جہاں سے ہمارے ساتھ دیگر علماء اور مشائخ کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے تقریباً ۳۰ فضلاء معروف کار اور دشمن سے برسرپیکار ہیں سب کی خواہش اور تمنا یہی تھی کہ آپ کی زیارت و ملاقات کے لئے حاضر ہوں ۔ اور دعائیں حاصل کریں چونکہ محاذ جنگ کے کمزور پڑ جانے کا اندیشہ تھا ۔ اس لئے سارے حاضر خدمت نہ ہو سکے ۔ سب رفقاء سلام عرض کرتے تھے اور دعا کی درخواست بھی ہمارے آمد کا مقصد بھی یہی ہے کہ محاذ جنگ کی کارکردگی جہاد افغانستان کی مجموعی کامیابی اور اہم حالات و واقعات سے آپ کو آگاہ کر دین اور بعض پیش آمدہ مسائل میں مشورہ کے علاوہ مزید کامیابی اور فتح مندی کے لئے آپ سے دعا کرائیں ۔

حضرت نے دیر تک دعا کی اور فرمایا کہ ہم بوڑھوں پر آپ بہت بڑا احسان کرتے ہیں کہ گاہے گاہے زیارت و ملاقات کا شرف بخش دیتے ہین ۔

حضرت شیخ

آپ کا محاذ جنگ کونسا ہے ؟

قائد وفد

میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ ہمارا یہ وفد اور اس کے علاوہ ہمارے تین سو رفقاء غزنی کے محاذ جنگ پر دشمن سے برسرپیکار ہیں ہمارا یہ محاذ جنگ بھی ایسی جگہ واقع ہے کہ چاروں طرف سے دشمن کا گھیرا ہے اور ہم بیچ میں محصور ہیں ۔

حضرت شیخ

جی ہاں ' آپ حضرات سرحدات کی حفاظت کر رہے ہیں ۔ خدا تعالی کی نزدیک سرحدات کی حفاظت کرنے والوں کا مقام بلند اور درجات عالی ہیں ۔

رباط یوم لیلۃ خیر من الدنیا وما فیہا (الحدیث) سرحدات پر دشمن کے مقابلہ میں ایک رات کی ڈیوٹی دنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے وجہ یہ ہے کہ سرحدات پر ہر ہر لمحہ دشمن کے مقابلہ میں چوکنا رہنا پڑتا ہے ۔ اور ہر لمحہ عزیز جان اور قیمتی زندگی خطرہ میں رہتی ہے ۔ سرحدات کے محافظ کو ہر آن یہ یقین رہتا ہے کہ شاید یہ گھڑیاں اس کی زندگی کی آخری لمحات ہوں ۔ اللہ پاک سب کو کامرانی اور فتح مندی سے نوازے اور دنیا و آخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کر دے ۔ آپ لوگوں کے یہ نورانی چہرے دیکھ دیکھ کر حقیقت یہ ہے کہ ایمان تازہ ہو جاتا ہے کچھ لوگ دنیا کے لئے لڑتے ہیں کچھ ملک و وطن کے لئے اور بعض ایسی بھی ہیں جو قومیت اور لسانیات کے لئے کٹ مرتے ہین اور بعض ملک و مال اور دولت و جائیداد کے لئے لڑتے ہی مگر آپ بڑے خوش

نصیب ہیں کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اسلام کی فتح مندی کے لئے اور صرف خدا کی رضا کے لئے لڑتے ہیں اور آپ کے جہاد کا واحد مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔

جہاد افغانستان کا سہرا آپ علماء حضرات کے سر ہے وہاں کی اکابر مشائخ اور علماء افغان مجاہدین کے زعماء اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء جب یہاں تشریف لاتے ہیں اور جو نہیں آسکتے وہ خطوط کے ذریعہ میدان جنگ کی رپورٹیں اور حالات و واقعات کی اطلاع دیتے رہتے ہیں تو میں ان کے واقعات و حالات ان کی جواں مردی اور پامردی اور ثابت قدمی اللہ کی غیبی نصرتیں اور حیرت کن حالات و واقعات سن کر اپنے رفقاء اور یہاں کے طلباء سے کہتا رہتا ہوں کہ ہم نے جو کتابوں میں بدر واحد اور تبوک وحنین کے مجاہدین کے ساتھ جو اللہ کی غیبی نصرتوں اور کرامات کے جو واقعات پڑھے ہیں ۔ رب ذوالجلال کے وہی اکرام و الطاف افغانستان کے مجاہدین میدان جہاد میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں ۔

قائد وفد

جی ہاں ! حال ہی میں ہمارا ایک سپاہی تھا ۔ اچانک اس کا روسی فوج سے مقابلہ ہوگیا تو اللہ پاک نے اسی ایک مجاہد سپاہی کے ہاتھوں بارہ مسلح روسی فوجی گرفتار کرائے ۔ الحمد للہ ! کہ ہر محاذ پر ہر لڑائی میں اور تقریباً" ہر میدان میں مجاہدین کے مقابلہ میں روسیوں کو زبردست شکست اٹھانی پڑتی ہے او اب تو ہمارا دعوی ہے کہ ایک مجاہد اور سو روسی فوجی انشاء اللہ مجاہد فتحیابی اور روسی ہزیمت پائیں گے یہ صرف دعوی ہی نہیں بلکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ اگر ادھر ایک مجاہد شہید ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں سو روسی فوجی جہنم رسید ہوتے ہیں ۔

حضرت شیخ

روس نے افغانستان کے نہتے مسلمانوں کے خلاف جدید ترین اسلحہ اور زہریلی گیسیں استعمال کر کے انتہائی ظلم سفاکانہ جارحیت او درندگی کا ثبوت دیا ہے

قائد وفد

مگر اس کے باوجود اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور آپ حضرات کی دعاوں کے صدقہ ہر میدان میں اسے مجاہدین کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی ہے اور ایسے موقعوں پر مجاہدین کے ساتھ رب نصیر کی جو غیبی نصرتیں ہوتی ہین ان کے مشاہدہ سے انسان حیران رہ جاتا ہے ایک مرتبہ ایک محاذ پر چند مٹھی بھر رفقاء کا روسی دشمن کے تین سو ٹینکوں اور چالیس بمبار طیاروں سے مقابلہ ہوا ۔ دشمن کی طاقت اور یلغار دیکھ کر اس وقت ہمارا خیال تھا بلکہ یقین کہ آج مجاہدین میں کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا ۔

مگر جب لڑائی ختم ہوئی اور مجاہدین نے رفقاء کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوائے ایک دو کے شہید ہونے کے باقی سب صحیح سالم موجود تھے ۔

حضرت شیخ

مجاہدین کا ولولہ اور عزائم

قائد وفد

اگر مجاہدین کا یہی ولولہ اور اتحاد قائم رہا تو ہم دو سو سال تک آسانی سے روس کا مقابلہ کر سکتے ہیں ۔

حضرت شیخ

بلی ان تتقوا و تصبروا تقوی اور صبر کامیابی کا اصل گر اور غلبہ و فتح مندی کی شرط اول ہے جب انسان اللہ رب العزت کے بتائے ہوئے ان دو اصولوں پر کاربند ہو جائے تو اللہ کریم اپنی غیبی خزانوں سے اس کی مدد فرماتے ہیں اور جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے یمدد کم بخمسۃ الاف

(مجاہدین سے) آپ کے مقبوضہ علاقوں کی صورت حال ....

قائد وفد

صرف چند مرکزی مقامات کے علاوہ ہر جگہ مجاہدین کا اپنا تسلط اور قبضہ ہے ۔ روسی فوج اپنے مقبوضہ مخصوص بڑے شہروں سے باہر قدم بھی نہیں رکھ سکتی جیسا کہ ہمارے رفقا اور مجاہدین کھلے بندوں ان کے شہروں میں نہیں گھوم پھر سکتے ہم نے اپنے مقبوضہ علاقوں میں پھر سے مدارس قائم کر دئے ہیں دینی علوم کی تعلیم جاری ہے اور وہاں کا نظام حکومت بھی مجاہدین کے زیر نگرانی بلکہ انہیں کا قائم کردہ اور خالص اسلامی ہے ۔ حدود قصاص اور شرعی قوانین نافذ العمل ہیں ۔ معاملات اور ہر قسم کے مقدمات کے شرعی فیصلہ جات وہاں کی شرعی عدالتیں کرتی ہیں ۔

حضرت شیخ

روسی اور کارمل فوج میں آپ کوئی امتیاز بھی ....

قائد وفد

جی نہیں ۔ ہمارے نزدیک دونوں ایک برابر ہیں روسی فوج ہو یا کارمل نمائندے مقابلہ میں جو بھی ہاتھ لگتے ہیں ہم انہیں گرفتار کر لیتے ہیں اور اپنی فوجی کاروائی کرتے ہیں ۔

حضرت شیخ

تو کارمل فوج میں جو مسلمان غلط فہمی سے شریک ہیں ....

ایک مجاہد

جو مسلمان غلط فہمی کا شکار تھے اور نادانی سے کارمل فوج کا ساتھ دے رہے تھے ان کو تو اللہ پاک نے صحیح فکر اور ٹھیک سوچنے اور سمجھنے کی توفیق دے دی ہے لہذا وہ کارمل فوج سے علیحدہ ہو کر مجاہدین سے آملے ہیں ۔ باقی جو رہ گئے ہیں یہ خالص پر بھی خلقی اور روسی ذہن اور روسی عقیدہ کے لوگ ہیں ۔

جب حضرت شیخ کے دریافت کرنے پر مولانا زعفرانی نے آپ کو بتایا کہ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت نور المشائخ زندہ ہیں مگر ان سے تاحال

ملاقات نہیں ہو سکی تو حضرت شیخ نے فرمایا الحمدللہ ' الحمدللہ کہ حضرت نور المشائخ زندہ ہیں - اس خبر سے دل کو سرور حاصل ہوا اور قلبی مسرت ہوئی - اللہ پاک ان کو محفوظ اور تا دیر سلامت رکھے اور دشمن کی قید سے رہائی عطا فرمائے -

اس کے بعد مجاہدین کی درخواست پر حضرت شیخ نے دعا فرمائی دعا کے دوران حضرت کی آواز گلو گیر تھی اور مجاہدین کی آنکھیں اشکبار تھیں - دعا سے فراغت کے بعد مجاہدین کا وفد بھی روانہ نہیں ہوا تھا کہ اچانک ایک بڑے قد آور سفید ریش بزرگ مسجد میں داخل ہوئے سب کی نگاہیں ادھر اٹھ گئیں کہ ایک مجاہد نے فوراً" آگے بڑھ کر آنے والے مجاہد کا حضرت شیخ سے تعارف کرایا - کہ حضرت! مولانا محمد یوسف صاحب تشریف لا رہے ہیں جو جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں اور جنگ کے مختلف محاذوں پر لڑ چکے ہیں - اور کئی پلٹنوں کے امیر ہیں -

(افسوس کہ دو روز قبل موصوف انتہائی بے دردی اور مظلومیت سے شہید کر دیئے گئے ان کا جو مذاکرہ ہوا تھا وہ ذیل میں نذر قارئین ہے)

حضرت شیخ نے مولانا محمد یوسف افغانی کا پرتپاک استقبال فرمایا -

مولانا محمد یوسف

حضرت! صرف زیارت و ملاقات اور دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں مجاہدین اور محاذ جنگ کے رفقاء کے کچھ ضروری امور ہیں اور اس سلسلہ میں بھی کچھ مشورہ کرنا ہے

حضرت شیخ

آپ کس محاذ پر جا رہے ہیں

مولانا یوسف

ولایت لوگر جو کابل سے جنوب کی طرف واقع ہے اور اس سے قبل بھی تین چار محاذوں پر جنگ لڑی ہے ان محاذوں پر میرے ساتھ آپ کے تلامذہ اور دارالعلوم حقانیہ کی فضلاء نے بھی خوب تعاون کیا ہے

حضرت شیخ

کیا آپ کے علاقہ کے عام شہروں اور دیہاتوں میں خلقی پرچمی روسی اور روسی ذہن کے لوگ موجود ہیں آپ کو اور آپ کے رفقاء او اہل ایمان کو اذیت پہنچاتے ہیں

مولانا محمد یوسف

جی نہیں - ہمارے اپنے علاقہ اور اس کے اطراف میں نہ تو پرچمی باقی رہ گئے ہیں اور نہ خلقی نہ روسی اور نہ روسی ذہن کے کابلی او رجو تھے وہ یا تو مارے گئے یا پھر ازخود بھاگ گئے ہیں اب بھی اگر مجاہدین کو ایسے کسی فرد کی نشاندہی اور پھر اس کی تصدیق ہو جائے تو راتوں رات اس کے گھر کا گھیراؤ کر کے اسے گرفتار کر لیتے ہیں یا اسے مار بھگاتے ہیں بحمد اللہ اب خدا کے فضل سے ہمارے علاقہ میں ایسے لوگوں کے پیر نہیں ٹکتے -

حضرت شیخ

محاذ جنگ میں آپ حضرات جس شجاعت پامردی اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہیں - آنے والے احباب ان تمام حالات سے آگاہ کر دیتے ہیں باری تعالیٰ مزید استقامت عطا فرمائے میں تو اپنے طلبہ اور وہاں سے آنے الے مجاہدین کو علی العموم وجعلنا من بین ایدیھم اور وشاھت الوجوہ کا وظیفہ بتایا کرتا ہوں تو آپ تو ماشاء اللہ خود عالم دین ہیں -

مولانا یوسف

جی ہاں - ہم نے اس کی برکات اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں - اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور صداقت کا مزید یقین ہونے لگا ہے ایک مرتبہ تو رفقاء کامیدان جنگ میں ایک بڑی روسی فوج سے سامنا ہوا اور ہم محاصرہ میں آ گئے ہم نو آدمیوں کے پاس صرف تین بندوقیں تھیں ان میں بھی ایک ٹوٹی ہوئی تھی - میں نے وہاں انا جعلنا فی اعناقھم پڑھ کر مٹھی میں کنکریاں لیں اور شاھت الوجوہ پڑھتے ہوئے دشمن کیطرف پھینکیں اور پھر ہم تین تین ساتھیوں کے گروپ بن کر دشمن کو طرح دے کر مختلف سمت روانہ ہو گئے مگر میرا محاصرہ بہرحال جاری رہا میں ساتھ والے ایک گاؤں میں گھس گیا دشمن کے چالیس ٹینک اور اوپر سے بمبار طیاروں نے اس بستی کا محاصرہ کر لیا اور کہا کہ ہمیں آدمی دو - بستی کے معززین کو بلایا اور انہیں دھونس دھمکی دی اور حددرجہ تشدد اور ظالمانہ سلوک کیا اور انہیں الٹا لٹکا کر کہتے رہے کہ ہمیں آدمی دو - ہمارے محترم مولانا نصراللہ صاحب کی داڑھی کے بال نوچ نوچ کر میرا دریافت کرتے رہے مگر ان میں کسی نے بھی ہمیں ان کے حوالے کرنے کی حامی نہیں بھری ہم وہاں بستی سے متصل انگوروں کے ایک باغ میں لیٹ گئے جہاں کوئی جائے پناہ نہ تھی اور شاھت الوجوہ کا عمل جاری رکھا - خدا کی قدرت اور اسلام کا معجزہ کہ اس گئے گذرے دور میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اسی باغ میں بار بار روسی فوجی داخل ہوئے بوٹا بوٹا الٹ دیا - ہماری آنکھوں کے سامنے گھومتے پھرتے دندناتے رہے ان کے ہر ادا ہمارے مشاہدہ میں تھی - مگر خدا کی شان کہ ہم باغ میں ہوتے ہوئے بھی ان کی نظروں سے پوشیدہ رہے -

حضرت شیخ

جی ہاں وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشینا ھم فھم لا یبصرون کا یہی معنی ہے

مولانا یوسف

ایک مرتبہ ہمارا ایک فوجی محاذ جو مجاہدین کے اسلحہ کا مرکز تھا کو تاراج کرنے کے لئے روسی فوج نے ۴۰ ٹینکوں اور ۱۸ بمبار طیاروں سے یلغار کر دی میرے ساتھ اتفاق سے اس وقت آٹھ ساتھی رہ گئے تھے اور وہ بھی دینی مدرسہ کے طالب علم ہم نے اپنے مورچہ میں بیٹھ کر دشمن کے حملہ کا ڈٹ کر جواب دیا اور

اس انداز سے اندھا دھند فائرنگ کی کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور ہم خدا کے فضل سے محصور ہوتے ہوئے بھی دشمن پر غالب آئے ۔ دشمن کے سینکڑوں افراد ہلاک اور جہنم رسید ہوئے جب حملہ آور فوج کابل واپس ہوئی اور ان سے ان کی ناکامی سے متعلق افسران بالا نے باز پرس کی تو انہوں نے رپورٹ دی کہ ناکامی کا سبب قلعہ کے اندر دس ہزار مجاہدین کی موجودگی اور ان کا زبردست دفاع ہے حالانکہ قلعہ میں صرف آٹھ آدمی تھے ۔ پھر ہم نے دیکھا کہ دشمن اپنے مردوں اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اٹھا رہے ہیں ۔

حضرت شیخ

آج کل تو سخت سردی پڑ رہی ہے ۔ اور برف باری بھی ہو رہی ہے تو اس سے مجاہدین کو بھی سخت مشکلات پیش آتی ہوں گی ۔

مولانا یوسف

جی ہاں ! بعض مقامات پر برف باری کی وجہ سے مجاہدین کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ایک مقام پر چھ روز تک مجاہدین دشمن کی فوج کے محاصرے میں آ گئے تو برف کے تودوں پر رہتے رہتے ان کے پاوں ٹھنڈے پڑ گئے ۔ اور نیچے سے کٹ گئے مگر اس حالات میں بھی انہوں نے دشمن کا حددرجہ پامردی اور استقامت سے مقابلہ کیا اور دشمن کے ۴۰ ٹینک اور ۱۸ جہاز مار گرائے ایک دوسرے محاذ پر جب مجاہدین دشمن کے طویل محاصرہ میں آ گئے تو سردی کی وجہ سے ۲۰۰ مجاہدین کے پاوں نیچے سے کٹ گئے ۔

اس موقع پر حضرت اقدس کے چہرہ پر حددرجہ حزن و ملال کے آثار ہویدا ہوئے اور کافی دیر تک ان کے لئے دعائیں فرماتے رہے ۔(بحوالہ الحق صفحہ نمبر ۳۸۱ ـ ۳۹۳ تک)